سابقہ اصلاح کی تاریکی میں نورانی کلیسیا کی آمد

(پال ، ایم ایلیٹ) بقول ایڈیٹر : پال ایم ایلیٹ (پی، ایچ ، ڈی) دو عہدوں پر فائز ہے ایک تو وہ اُس تنظیم کا صدر ہے جو لوگوں کو خدا کا کلام سکھاتے اور اُنکو بشارتی خدمت کے لیے تیار کرتے ہیں ۔ دوسرا وہ ایک شعلہ بیاں مقرر ہے جو ریڈیو پر خدا کے کلام کا پرچار کرتاہے بائبل مقدس کی تفسیر کرنے کے لیے اُسکے پاس ڈاکٹر یٹ کی ڈگری ہے اور اُسکی کلیسیا نے اُسے اس خدمت کے لیے مسح کیا ہے ۔ وہ چار کتابوں کا مصنف ہے جن میں مسیحیت اور نیو برل ازم ، **آرتھو ڈکس پریسبٹرین چرچ** میں روحانی مشکلات ، اور دوسری کتب شامل ہے ۔(ٹرنیٹی فاونڈیشن 2004)

حالیہ سالوں میں ، نورانی کلیسیا کی تحریک میڈیا کی ترجیح اور توجہ کا مرکز بن گئی ہے جو مذہب کی تشکیل نوکیلے سرگرم ہے ۔ اس کلیسیا کے قائدین کی کتابیں اور فلمیں مذہبی بُک سٹالز پر دستیاب ہیں ۔ پریس بھی انکی روحانی سرگرمیوں اور تعلیمات کو احسن انداز میں پیش کر رہا ہے ۔ اس تحریک نے خاص طور پر پی بی ایس ٹیلی ویژن اور اے بی سی نائٹ لائن پر دو گھنٹوں میں ملکی سطح پر شہرت حاصل کی ۔ اس تحریک کی تاثیر نے نہ صرف کالجز ، سیمنریز اور گرجا گھروں میں بلکہ لبرل ، رومن کیتھولک اور دوسرے بشارتی اداروں میں بھی گھر کر لیا ہے ۔ نورانی کلیسیا کے رہنما اور حامی اس تحریک کے فروغ کے لیے دن رات کام کر رہے ہیں ۔ وہ کلیسیا کے رہنما اور حامی اس تحریک کے فروغ کے لیے دن رات کام کر رہے ہیں ۔ وہ کلیسیا کی اشاعت کے لیے آگے راہ تیار کر و ۔ کے جذبے سے کام کر رہے ہیں ۔

اُن کا دعویٰ ہے کہ وہ لوتھر کے 95نکات کی روشنی میں نئے سرے سے اصلاح کر رہے ہیں ۔ لیکن نورانی کلیسیا کی اس تحریک کا مقصد اور نصب العین پہلے سے کی گئی روحانی اور ذہنی اصلاح کی تاریکی کو مٹانا ہے ۔

بہت سے ایماندارلوگ اس تحریک سے ناواقف ہیں وہ اسے صرف مسیحی کالجز ، سیمنریوں یا مسیحی طبقات میں سے ایک تصور کرتے ہیں ۔ بہت سے وفا دار مسیحی نہ صرف پریشان بلکہ شک میں مبتلا ہیں لیکن وہ اپنے شک و شبہات سے اس تحریک کو مستحکم کر رہے ہیں کیونکہ الہیاتی بنیادوں پر اس تحریک کی اہمیت اور مرتبے کو سمجھنا مشکل ہے ۔ کیونکہ وہ سوچتے ہیں کہ کیا یہ مفصل (برل) ہیں ؟

کیا یہ راسخ لا عتقاد ہیں ؟ کیا یہ روایتی سرنامہ لگائے چیلنج کر رہے ہیں اس تحریک کی اگر تعریف کی جائے تو وہ اتنی مدد گار نہیں ہے یا یوں کہہ لیں کہ اس تحریک کی اپنی کوئی تعریف نہیں ہے یہ مختلف مسیحی فرقوں کے درمیان نمو پاتی ہوئی دوستی ہے جو یہ سکھاتی ہے کہ ہمیں دنیا کو اُسی طرح پیدا کرنا ہے جس طرح یسوع مسیح نے کیا 2۔ یہ اپنی الہیات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں (پرواز پر) اور یہ ہواوں کے ساتھ اپنا رخ بدلتی ہے ۔ بائبل پر ایمان رکھنے والے اس تحریک سے پریشان نہ ہوں ۔ یسوع مسیح نے تمام اشخاص اور تحریکوں کو پرکھنے کے لیے واضح طور پر سمجھا دیا ہے کہ :

جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑئیے ہیں ۔ تم انہیں اُنکے پھلوں سے پہچان لو گے ۔ کیا خاردار جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں ۔ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے ۔ اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا اور نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے ۔ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جا تاہے ۔ پس اُنکے پھلوں سے تم انہیں پہچان لو گے ۔ (مقدس متی 20-5-7)

ہمیں کلامِ خدا کی روشنی میں اس تحریک کی سرگرمیوں کا جائزہ لینا چاہیے ۔ بائبل مقدس انسانی عقل اور مختلف کلیسیاوں کے بنائے ہوئے سرناموں کو قبول نہیں کرتی کہ یہ لبرل ہے یا راشح لاعتقاد ، یہ اعلیٰ ہے یا ادنی ، یہ روایتی ہے یا حالیہ، یہ قدیم تعلیم ہے یا جدید تعلیم ، بابئل مقدس میں پاک روح صرف دو باتیں بتاتا ہے ۔ سچ یا جھوٹ اس کے علاوہ بائبل تیسرا اور کوئی راستہ نہیں اپناتی اور نہ ہی اور کوئی تعلیم دیتی ہے سوائے حق، سچ اور اچھائی کے ۔

سچ اور جھوٹ کے درمیان بائبل خود فیصلہ کرتی ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے ۔ یہ مسیحی ایماندار پہ منحصر ہے کہ وہ حق کو چُنے یا باطل کو ۔ اس کے علاوہ اور کوئی درمیانی راہ نہیں جس کا انتخاب کیا جا سکے یا جس کے چناو کے متعلق مفاہمت کی جا سکے ۔ جب تک اس تحریک کو مسیحی بائبل کی روشنی میں پہچان نہ لیں ، پرکھ نہ لیں تب تک یہ تحریک خلافِ بائبل ہے ۔ کلیسیا ، نجات ، ایمان ، فضل اور بائبل کی غلط تفسیر اس تحریک کے پھل میں یہ تو واضح ہے کہ جس انداز سے اس تحریک نے یسوع مسیح کی شخصیت اور اُن کاموں کی غلط تفسیر کی ہے وہ سرا سر بدعتی ہے کفر ہے ۔

۱۔اس تحریک کے چند نمائندوں نے اسے کہا کہ یہ ابھی منکشف ہو رہی ہے جبکہ ایک ویب سائٹ اور اس کے موجودہ قائدین کے نزدیک یہ ایک منکشف شدہ تحریک ہے ۔

Emergeutvillage.org

۲۔اس تحریک نے بینروں اور جھنڈوں سے

www.emergentvillage.com

یہ تحریک کہتی ہے کہ نجات کی انجیل فضل کے ساتھ ، ایمان کے ذریعے ، اور جو کچھ یسوع نے کیا صرف وہی ہے ۔ یہ اُنکی تعلیم کی توہین ہے ۔ یہ تحریک یسوع اور بائبل کی بجائے انسان کو معتبر تصور کرتی ہے ۔ تاریخ کلیسیا میں ممکن ہے کہ یہ تحریک سب سے زیادہ خود پر ست ثابت ہو ۔

یہ تحریک حق اور باطل کی سوچ کو رد کرتے ہیں ۔ یہ بعید العقل باتوں کے قائل ہیں ۔ اس تحریک کے قائدین نے ایک اخبار بنام (اور ولیین نیور سپیک شائع کیا ہے جس میں آرتھو پیرا ڈاکس کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے ۔ جس کا مطلب ہے

(صحیح مافوق الفطرت باتیں) اور دوسری اصطلاح

(پیرا ڈاکس لوجی پر ہے ۔) (پیرا ڈاکس کی بڑائی)جو تمام چیزوں کی اہمیت کو بیان کرتی ہے ۔

نیا لوتھر یا اندھا لوتھو؟

2004میں اس تحریک کے گرد برین میک لیرن نے

A generous orthodexy

کے عنوان ایک کتاب لکھی جس میں بتایا گیا کہ کس کس کی پوجا کی گئی ۔ فیلس ٹیکل جو کہ اس کی ویب سائٹ کے مطابق ایپی سکوپل چرچ میں یوخرست اور پاک کلام کا خادم اور پاک کلام کا خادم تھا اسکے آگے وہ کہتی ہے ۔

مذہب ایک چھوٹی سی دوربین کی مانند ہے جس کے ذریعے ہم اپنی منزل اور اُسکے راستے میں پڑی ہوئی چیزیں اور وہ راہ دیکھنے میں جہاں پر ہمیں جانا ہے ۔ جب مطلع بالکل صاف اور دن خون روشن ہو کو دور ساحلِ سمندر پر جانے کے لیے ملاح کو سکی کی بھی مدد درکار نہیں ہوتی لیکن طوفانی موسم، ، گرد آلود ہوا میں جب کوئی مینڈ بھی نظر نہ آئے تو یہ دوربین ملاح کے لیے اُمید بن جاتی ہے جو اُسے کشی پر سے دور تک صاف دیکھنے ، صحیح راستے پر چلنے اور راہ میں حائل رکاوٹوں سے بچنے کا ذریعہ بنتی ہے اور اُسے منزل پر محفوظ پہنچاتی ہے ۔ اب ہم بھی طوفانی سمندروں سے گذر رہے ہیں میرا ایمان ہے کہ وہ دوربین جو یورپ میں سولویں صدی میں برین میک لیرن کے پاس ہے ۔

نورانی چرچ کے پاس اتنی قوت ہے کہ تو شمالی امریکن مسیحیت کا حصہ بن سکے ۔ اور وہ اصلاح لا سکے جو پروٹسٹینٹ از م یورپین مسیحیت میں لائے تھے ۔ اور مجھے یقین ہے کہ راسخ الاعتقاد لوگ فراخ دلی سے ہماری تعلیم کو95نکات کی روشنی میں سمجھیں گے ۔ دونوں بیان بہت سخت ہیں ۔ اب میں جتنی بھی نرم باتیں یا نرم بیان دوں وہ ان سخت بیانات کا دفاع نہیں کر پائیں گے اور میں کہتا ہوں کہ

آپ جائیں اور اُن لوگوں کے ساتھ ملکر اُن کی رہنمائی کریں جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور جنہوں نے یہ باتیں پڑھ لی ہیں اور ان پر غور وخوض کر لیا ہے ۔ اور انکو نئی مسیحیت کے رویے میں قبول کر لیا ہے ۔

پیدا کی گئی مسیحیت ، پیسوڈو کے مسیحی فلاسفر جوزئیاروئے 1855-1916، کی استعمال کردہ اصطلاح ہے ۔ اُس نے 1916میں کتاب بعنوان مسیحیت کے مسائل تحریر کی تھی اُس میں لکھا تھا کہ مستجد کے بھید کا مسئلہ یہ نہیں کہ خا یسوع مسیح کے روپ میں آیا بلکہ ہ کہ مستجد خدا ظاہری کلیسیا میں کیسے رُکتا ہے وہ مزید کہتا ہے کہ اس بھید کے بانی یعنی یسوع مسیح کی بجائے دیدنی کلیسیا کو کیسے اس بھید کا مرکز بنا یا جا سکتا ہے ۔ رائے کے نزدیک ، مسیحیت کا صلہ ، یسوع مسیح تھا ۔

رائے نے یہ بھی کہا کہ دیدنی کلیسیا نے تفسیر کی عالمگیر کمیونٹی ، تشکیل دی دے ہے جو مسیحیت کو وقت کے ساتھ ساتھ مناسب راستے پر لے جائے ۔ رائے اس تحریک کا چاہنے والا فلاسفر تھا ۔ اُس کی کتب ابھی کیتھولک یونیورسٹی آف امریکہ نے شائع کی ہے ۔ جسکا عنوان ہے زمین پر آسمانی کلیسیا کے عظیم ادارہ پریشان ہوں اور اس پر فخر کریں ۔

3۔ہم نے جان بوجھ کر (گرو) کا لفظ استعما ل کیا ہے کیونکہ میک لرین اور دوسرے اس تحریک کے قائدین اپنے آپکو روحانی رہنما تصور کرتے ہیں ۔ جنکے اس معتبر علم ہے ۔ بائبل سےبڑھ کر بھی علم رکھنے ۔

۴۔لبرین میک لرین اپنی کتاب ، کشادہ خیال آرتھو ڈاکس میں لکھتی ہے کہ میں کیوں ایک بشارتی ، پروٹسٹینٹ ، لبرل راسخ الاعتقاد ، صوفی ، شاعر ، شفائیہ ، کیلون ازم کی پیرو کار اپنا بیٹٹ، اینگلیکن ، میتھو ڈیسٹ ، کیتھولک ، گریں ختم شدہ ، ادنی یا ایمرجینٹ مسیحی ہوں۔ (زونڈرون (2004:

5۔اُسکی ویب سائٹ

Phyllistickle org.

بیان کرتی ہے کہ وہ شعبہ مند ہی اشاعت خانہ کی ایڈیٹر تھی جو کہ انٹر نیشنل رسالہ تھا ۔ اُس وقت وہ عالمی شہرت یافتہ رسالہ تھا جیسا کہ آج نیو یارک ٹائمز ، کرسچن سائنس مونیٹر ، بی بی ایس، این بی آر وغیرہ ہیں ۔ ٹیکل نے یہ مضمون لکھنے سے پہلے اور بعد میں کافی غور و فکر کی ۔ وہ کینٹبری میں دینی خدامت سرانجام دے رہی ہے۔

6-ایک کشادہ زہن راسخ الاعتقادی 12-11

7-جو ئہا رائے (مسیحیت کا مسئلہ) 1913

کیتھولک یونیورسٹی آف امریکہ پریس نے اسے دوبارہ 2001میں اشاعت کیا 43اور 34

الہیاتی اور ذہنی بنیادوں پر برین میک لیرن ، ٹیکل اور رائے سے بالکل متفق نظر کرتی ہے ۔ نورانی کلیسیا کے 95نکات کے عنوان کے نیچے وہ خود لکھتی اور اقرار کرتی ہے کہ کیا میں

(ایک کشادہ آرتھو ڈاکسی) طبقہ پسند ، بشارتی ، پروٹسٹینٹ ، برل ، بنیاد پرست ، صوفی ، شاعرانہ ، شفائیہ جدید ، قدیم ، کیلون ازم کی حمایتی ، اینگلیکن ، میتھو ڈسٹا ، کیتھولک گرین ، یٹ ہو پ فل ایمرجینٹ یا ادانی سے مسیحی ہوں۔

اپنے ضمیر کے ہاتھوں شرمندہ ہونے سےپہلے ہی وہ اس پچیدہ اور خلاف قیاس لقب کو فخر کے ساتھ پہن لیتی ہے ۔ وہ اپنی کتاب کا ایک پورا باب اپنی وضاحت کے لیے تحریر کرتی ہے ۔ میک لیرن اپنے آپکو نئے سرے سے اصلاح کی تحریک کا گرو سمجھتی ہے جس کی بنیاد بائبل کی آرتھو ڈکسی (بنیاد پرستی) اور انسان مرکزیت پیراڈاکس (بعید العقل باتوں) کمی الہیات ہے ۔

اس طرح کی ایک اور کتاب جس کا عنوان ابُھرتے مکاشفہ کی اُمیدی ہے ۔ اُس میں میک لیرن اور دوسرے قائدین نے بائبل کے برج کی بڑی پیچیدہ تفسیر پیش کی ہے ۔ چھبیس اس کے معمار اور مزدور نہ صرف کلیسیا کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں بلکہ کلیسیا کو واپس تاریکی میں لے جار رہے ہیں ۔ اس طرح میک لیرن اور اس کے ساتھیو کو اپنے آپ پر کوئی شک نہیں کہ وہ بالکل مسیحی نہیں ہیں ۔

منکشف شدہ یا نوارانی اصطلاح کی ابتدا یہ عصرِ حاضر کی شرمناک تحریک ہے ۔ سچ یہ ہے کہ اس تحریک میں کچھ بھی سچ نہٰں ۔ جذبات اور تجربات ایسی تجویز کردہ سچائی کو تسلیم کرنے سے منع کرتے ہیں ۔ اس تحریک میں سچائی گفتگو اور مفاہمت کے ذریعے آتی ہے ۔ اس لیے ضروری نہیں کہ آج کی سچائی کل کی بھی سچائی ہو۔ انکی الہیات وضاحتی ہے ۔ جبکہ سچائی از خود مکاشفہ ہے ۔

انکشاف کی تعریف کیا ہے ؟ برین میک لیرن اس کا جواب دیتی ہے ۔ سوچ کی مختلف اقسام ہیں ۔ کچھ کی سوچ بے ربط اور ترقی کے خیالات کا کھوج لگاتی رہتی ہے ۔ محبت کرنےا ور خیلات کے ٹکراو کی ہوتی ہے ۔ بعض کی سوچ تشریحی ہوتی ہے وہ ایک ایک بات کو اچھی طرح سمجھا سکتے ہیں ۔ لیکن بعض کی سوچ وہی تعلیم کرتی ہے جو پہلے سے بیان شدہ ہوتا ہے ۔ جیسے کہ ایک ہی درخت پر نئے پتے ۔ پس یہی اس تحریک کی تعریف ہے ۔

اس تعریف کی کین وائبر کی فلاسفی میں کوئی جگہ نہیں جو مسیحیت ، بدھ ازم ، نیو ایج اور مشرقی فلاسفیز کو اکٹھا کر کے مذہبی راہ تیار کرتا ہے ۔ وائبر ایک نامور فلاسفر مانا گیا جس نے تمام طبقات ، تعلیمات ، اداروں اور سیمنریوں کو باہم اکٹھا کر ڈالا ، میک لیرن کہتی ہیں جب کہ یہ حقیقت کے برعکس ہے ۔

7-**وقت اور خلا** ۔ قدیم تخلیق جس میں ہر چیز منکشف ہوتی ہے ۔

8- ایک روشن خیال بنیاد پرستی 316

2-**بے جان مادہ :** وقت اور خلامیں فزکس اور کیمسٹری کا دائرہ

3-**جراثیم اور زندگی کی ابتدا : علم** نباتات اور بیالوجی کا دائرہ جو پہلی اور دوسری دونوں کی خصوصیات کا حامل ہے اور زندگی بڑھاتا ہے ۔

4-**جانور وں کی زندگی**: علم حیوانات کا دائرہ جو پہلی اور تیسری سائنس کو ملاتا ۔ ذہانت اور ذی حس میں اضافہ کرتاہے ۔

5- **انسانی زندگی**: علم الانسان اور نفسیات اور فن اور اخلاقیات جو پہلی اور چوتھی سطح کو جوڑتا ہے اور شعور اور ثقافت کی حصص کو بڑھاتا ہے ۔

6-**روحانی زندگی:** خدا کے متعلق واقفیت کا دائرہ ۔ صوفی ازم روحانیت اور الہیات : جو پہلی اور پانچویں سطح کو ملاتا اور خدا سے پاکیزہ اور سچا رشتہ قائم کرواتا ہے ۔

9-اس قسم کی سوچ مشرقی صوفی ازم میں پائی جاتی ہے اور نیو ایج اعلی ڈارون ازم کے ساتھ سوچتے ہیں ۔ میک لیرن کہتی ہے کہ ہر چیز دوسری کسی چیز سے اُبھرتی ہے ۔ اس لیے مسیحیوں کو انکشافی انداز میں سوچنے کی ضرورت ہے ۔ کچھ بھی ہو پروٹسٹینٹ نکلے تو کیتھولک ازم سے ہی ہیں ۔ وہ اپنی جڑوں کو ختم نہیں کر سکتے اور اپنے ماضی کو رد نہیں کر سکتے ۔

10-دیکھا میک لیرن کے ذہن میں پروٹسٹینٹ کے بارے نئی تعریف ہے کہ وہ غیر رسمی طور پر کیتھولک ازم سے ہی تعلق رکھتے ہیں ۔ کہو(اتنی دیر) مشکلات میں ۔

اس تحریک کے تحت ازسر نو اصلاح کا کیتھولک ازم یا رومن ازم کے ساتھ کیسے موازنہ کیا جا سکتا ہے جبکہ بائبل کی مسیحیت اُس کی جڑ ہے وہ پانچ بھید کیا ہیں ؟ جس کی گونج اس اصلاح میں گونجتی ہے ۔ پاک کلام کا بھید کیا ہے ؟ نجات صرف فضل ملتی ہے ؟ صرف ایمان سے اسے حاصل کیا جاسکتا ہے ؟ کیا یہ تحریک ایمان رکھتی ہے کہ جلال اور تمجید صرف خدا لکھے ہے ؟

یہ تحریک خود بنیاد پرستی کو رد کرتی ہے بیرے ٹیلر کہتا ہے کہ مذہب پریشانی اور پیچیدگی کا چشمہ ہے ۔

11-آج کے دور میں کون ایسی پیچیدگیوں میں رہنا پسند کرتا ہے ۔کیا اس تحریک سے تعلق رکھنے والے بنیاد پرست یا پھر وہ جو علم الہیات کے خلاف ہیں ؟

یہ تحریک جب الہیات کو ہی نہیں جانتی تو کیسے یہ اُس ایمان کے وارث بن سکتے ہیں جو مقدسوں کی میراث ہے ۔ ہم اس تحریک کے ترجمان کو دعوت دیتے ہیں کردہ کود اپنے ضمیر کی عدالت میں ان سوالوں کا جواب حاصل کریں ۔

خدا کے پاک کلام کی غلط تفسیر

ہم خدا کے پاک کلام سے شروع کریں گے ۔ ان کی تعلیم کے مطابق کہ مسیحی مرکزی اختیارات ہی الہیات ہے ۔ اسی تحریک کے لیڈر آپکو بتائیں گے ۔ کہ بہت سی چیزوں کے متعلق وہ خود غیر یقینی کی حالت میں ہیں ۔ وہ عزت کے نشان کے طور پر شرمندگی کو پہنے ہوئے ہیں ۔ یہاں ایک بات ہے جس پر وہ یقین رکھتے ہیں ۔ کہ بائبل الہامی ، لا خطا ، سچی اور خدا کا معتبر کلام نہیں ہے ۔

پھر اس تحریک کے رہنما بائبل مقدس کی فطرت کے بارے کیا کہیں گے ؟ انکے گرو میک لیرن کہتے ہیں ۔ کہ بائبل خدا کا الہامی کلام ہے ۔ ادب کا لاثانی مجموعہ ہے ۔

12-ڈگ پیگٹ میک لیرن کے ساتھ اتفاق کرتاہے لیکن یہ بتائے ہوئے کہ الہام سے مُراد مسیحی ایمان کی تاریخ ہے ۔ پیگٹ کہتا ہے کہ بائبل کلیسیا سے آئی ہے اور کلیسیا کو بتائے گی کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے ؟

13-دوسرے لفظوں میں بائبل خط کا کلام نہیں ہے اور نہ ہی یہ خدا کی طرف سے الہام شدہ ہے ۔ جس کے ۲تیموتاوس 17-16-3اور 2پطرس 21-20-1میں بتایا گیا ہے ۔

میک لیرن مزید وثوق سے کہتی ہے کہ خدا کے کلام کامقصد صرف خدا کے لوگوں کو اچھا ئی کی طرف راغب کر نا ہے ۔

14-اسی بات کو اس تحریک کے قائدین نے بہت دفع دھرایا ہے ۔ حالانکہ بائبل میں کہیں بھی یہ لفظ نہیں آیا کہ وہ کس طرح خدا کے لوگ بن سکتے ہیں ۔ ایما ن کے ذریعے یا یسوع جیسے کام کرنے کے ذریعے جبکہ ان کی تمام کتابیں کہتی ہیں ۔ کہ انسان شروع سے ہی خدا کا بندہ ہے ۔

۹۔ ایک وسیع الزہین آرتھو ڈکسی 318-317

۱۰-317

۱۱بیری ٹیلر (مسیحیت کی تبدیلی) ڈگ پیگٹ اور ٹونی مونز بیکر بکس 2007-165

۱۲لیرین ڈی ۔ میک لیرن اور ٹونی کیمپلو ۔ زونلڈ 2003

۱۳-ابھرتی ہوئی مکاشفائی روح 171

۱۴-ایک کشادہ خیال آرتھو ڈکسی 183

لیکن یہ بالکل درست نہیں ہے ۔ کیلون بائبل مقدس میں پیرا ڈاکس کی موجودگی کا بڑی مخالفت کرتا تھا ۔ اُس نے لکھا تھا کہ اس میں کوئی شک نہیں جتنا میں بائبل میں پیرا ڈاکس کی موجودگی کی نفی نہیں کر سکتا

20- جان روبنز کا کہنا بھی درست ہے کہ تحریک اصلاح اس لیے نہیں شروع ہو ئی کہ پیرا ڈاکس کو مان لیا گیا تھا بلکہ اس لیے شروع ہوئی کہ پیرا ڈاکس کو رد کر دیا گیا تھا ۔ اور جو آج از سر نو پیدا ہونے کا دعوی کرتے ہیں ۔ ابھی تک پیرا ڈاکس کی حمایت کر رہے ہیں۔

21- باب نمبر 7(306-263)میں ڈاکٹر اینڈرسن کے پیش کردہ نمونے پر بہت سے اعتراضات کا ذکر ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ نمونہ مٹاِ دیا جائے ۔ اس میں وہ بائبل مقدس سے حمایت لیتا ہے -(275-267) اور الٰہیات سے مدد لیتاہے ۔ (285-275) اور فلسفانہ حمایت حاصل کرتاہے ۔ (306-285) اور دوبارہ وہ آر اے پی ٹی کے نمونے کو پیرا ڈاکس مسئلے کا واحد حل تصور کرتاہے ۔ اور اسے قابلِ اعتماد قرار دیتا ہے ۔ (306)

حقیقت یہ ہے کہ منطقی پیرا ڈاکس پر کس بھی طرح سے ایمان نہیں رکھا جا سکتا اور نہ ہی اسے قبول کیا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ پیرا ڈاکس ظاہراً کچھ اور ہے اور حقیقت میں کچھ اور تو پھر کس طرح اسے تسلیم کیا جائے ۔ کس پر ایمان رکھے ۔ جو نظر آرہا ہے اُس پر یا اُسپر جو نظر بھی نہیں آرہا ۔ انسانی عقل اسے قبول کرنے سے انکاری ہے ۔

اب غور طلب نقطہ ہے کہ پیرا ڈاکس پر ایمان ہر شخص کی اپنی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اسے تسلیم کر ئے یا نہ کرئے ۔ لیکن عالمگیر سطح پر یہ کہنا کہ یہ چیزیں پیرا ڈاکس میں اور یہ نہیں ہے اس کے لیے عقل کل چاہیے کیونکہ ہر کوئی یہ سوچے گا کہ یہ شخص کیسے جانتا ہے کہ یہ ہے اور یہ نہیں ہے ۔

ایک اور مسئلہ اُس پر وقت پیدا ہو جاتاہے جب کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ عقل کو دھنگ کر دینے والی باتیں صرف ظاہراً ہیں ۔ اگر یہ غیر تصدیق اور غیر حقیقی سچائیاں اپنا کوئی وجود ہی نہیں رکھتیں تو وہ تمام غور و فکر اور مطالعہ فضول ہے جو ان بے بنیاد باتوں خیر باد نہیں کہتا ۔ اگر ہمارا مطالعہ ان من گھڑت باتوں کا منہ تو ڑ جواب نہیں دیگا تو پھر اور کوئی ایسا ذریعہ نہی رہ جاتا جو ان بعید العقل اور حقیقی سچائیوں کے درمیان تمیز کر سکے ۔ اور پھر کس طرح مومنین تک سچائی پہنچے گی ۔ اور ایماندار کس طرح مانیں گے کہ بائبل مقدس درحقیقت کیا کہتی ہے (یہی کہ یہ سب ناممکن ہے ۱قرنتیوں 33-14)اور ۲قرنتیوں 20-18-1)کے مطابق ۔ اگر یہاں پر ریمنڈ کا یہ جائزہ بالکل درست ہے (بلکہ درست ہے)تو اینڈرسن کی آر اے پی ٹی کی منطقی پیرا ڈاکس کے بارے ضمانت غلط ہے ۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کوئی کس طرح بائبل کی الہیات کو چھوڑ کر اپنی عقل پر انحصار کرئے گا اور وہ کچھ تسلیم کرئے گا جو بائبل نہیں بلکہ اُس کی اپنی عقل کہتی ہے ۔ (262)اصل بات یہ ہے کہ آر اے پی ٹی خود بھی اپنی اعتقاد پر قائم نہیں اور پیرا ڈاکس کے لیے کوئی منطقی ضمانت موجود نہیں ۔

تیسری بات جب کوئی یہ کہتا ہے کہ خدا ان مافوق الفطرت باتوں کے ذریعے سچائی ظاہر کرنا چاہتا ہے تو وہ اُن تمام ممکنات کو نا ممکنات میں بدل دیتا ہے جو اُسے سچائی تک لے جاتی ہیں ۔ کیونکہ وہ ہر بار بائبل مقدس کی اس تجویز کو رد کر دیتا ہے جو اُسے اس کفر ، بدعت اور من گھڑت کہانیوں میں تمیز کر نے کا شعور دیتی ہے ۔ کیونکہ وہ اسے عقل کی کسوٹی پر پرکھنا چاہتاہے لیکن کلام خدا عقل کی کسوٹی پر پر کھا گیا تو مسیحی ایمان کی حقیقی روح ختم ہو جائے گی کیونکہ مسیحی مذہب ۔ انکشاف شدہ سچا مذہب ہے ۔

22یہ اصرار کرنا کہ بائبل مقدس میں پیرا ڈاکس (بعید العقل باتیں)موجود ہیں ۔ خدا کے پاک کلام کو جو کہ لا خطا اورہر غلطی سے مبرا ہے اُس پر انگلی اٹھانے کے مترادف ہے اس کا مطلب

یہ بھی ہے کہ پھر آپ بائبل پر کم اور مافوق الفطرت باتوں پر زیادہ اعتقاد رکھتے ہیں ۔ اس حوالے سے ڈاکٹر کلارک کا کہنا بھی عمدہ ہو گا اگر ہم پیرا ڈاکس (مافوق الفطرت باتیں) پر ایمان رکھتے ہیں تو بائبل اور الہیات دونوں تباہ ہو جاتے ہیں ۔ اور جو باقی رہ جاتاہے وہ جہالت ہے ۔

23۔جو کچھ ہمیں اب کرنا ہے وہ اپنی ایمان کی سچائی اور عقل کے درمیان تمیز ہے ۔ کیونکہ عقل سب کچھ نہیں ماسوائے خدا کی ایک صفت کے ۔

(تو اے خداوند سچائی کا خدا ہے)(زبور 5-31)اور سچائی از خود منطقی ہے ۔ (۱۔تیموتاوس 6-20)

روح القدس سچائی کا روح ہے (یوحنا 17-14) ۱یوحنا 6-5)

اور یسوع مسیح مستجد سچائی ہے **(منطق ، حکمت ، عقل)** یوحنا 6-14، ۱قرنتیوں 24-1-30اور سب سے بڑھ کر کہ وہ الہی کلام ہے ، خدا کا مکاشفہ ہے (یوحنا 1-1) یسوع مسیح ہمیں عہد عتیق اور عہد جدید کی چھیاسٹھ کتابوں میں واضح اور مکمل سچائی دیتے ہیں ۔ جیسا کہ ویسٹ منٹر کنفیشن (5-1)سکھاتی ہے کہ بائبل کے تمام حصوں میں اتفاق رائے پائی جاتی ہے ۔ خد اپریشانی کا خدا نہیں (۱قرنتیوں 33-14)وہ ہمارے ساتھ غیر واضح اور مافوق الفطرت انداز میں کلام نہیں کر سکتا ۔ جبکہ منطق خدا کی ایک صفت ہے ۔ اور یقیناً منطق کے اصول ازلی ہیں ۔ کیونکہ انسان خدا کی شبیہہ پر ہے (تکوین 27-26-1) ا س لیے یہ قوانین اُسکا حصہ ہے ۔

باب نمبر۸(312-307)کتاب کے نتیجے کے طور پر لکھا گیا ہے ۔ یہاں پر مصنف اپنی تمام سوچ کو مختصر اً بیان کرتاہے (کچھ مسیحی لازمی تعلیمات ہیں جو کہ بعید العقل ہیں ۔

ان خلاف قیاس باتوں پر اعتقاد رکھنے سے انسان ذی عقل بن سکتا ہے یہ نقاط واضح کرتے ہیں کہ ڈاکٹر اینڈرسن کے نتائج اور دعویٰ جات دونوں غلط ہیں۔

ہم نے اس مضمون کا مطالعہ یہ دیکھنے کے لیے شروع کیا تھا کہ کیا واقعی بائبل مقدس میں مافوق الفطرت باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ جبکہ الہیات کا کام صرف خدا کے نام کو جلال دینا ہے ۔ ڈاکٹر اینڈرسن نے اس تناظر میں بہت اچھی کوشش کی ہے ۔ لیکن گورڈن کلارک بالکل صحیح کہتا ہے کہ اگر ہم ان بعید العقل باتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو بائبل اور الہیات دونوں تباہ ہو جاتے ہیں اور جو باقی رہتا ہے وہ جہالت ہے ۔

جبکہ کتا ب کا مصنف کہتا ہے کہ آپ ایمان رکھیں کہ خدا نے بائبل میں ایسی من گھڑت کہانیوں کی خود تعلیم دی ہے ۔ یہ کہہ کر اُس نے خدا اور خدا کے کلام دونوں کی توہین کی ہے بجائے اُس کے کانام کو جلال دینے کے ۔

پھر ہم کس نتیجے پر پہنچے ہیں ؟بہت سادہ اور عام فہم بات ہے کہ بائبل مقدس میں ایسی انسانی عق کو دھنگ کر دینے والی باتوں کا ذکر نہیں ہے ۔ ڈاکٹر کلارک صحیح ہے ۔

19۔ڈاکٹر اینڈرسن کے مطابق آر ۔ اے پی ٹی کا دعویٰ تثلیث اور متجسد کے بعید کو مافوق الفطرت تعلیم قرار دیتا تھا ۔ (225)

20۔جان کیلون ، منتخب شدہ اعمال ، مترجم ہنری اور جولنرنبٹ بیکر بُکس ہاوس (1983)والیم 330

21۔جان ڈبلیو روبنز ۔ تحریک اصلاح کے فراموش کردہ اصول دی ٹرینٹی ریویو (اکتوبر 9004) 3

22۔ریمنڈ ۔ کلام کی تبلیغ 31-30یہ بات قابل غور ہے کہ اے پی مارٹن جس کو اس کتاب میں ڈاکٹر اینڈرسن نے متعارف کروایا وہ پروفیسر ریمنڈ س اتفاق کرتاہے کہ کوئی بھی ذی شعور انسان ان بعید العقل باتوں کو تسلیم نہیں کریگا ۔ 217

23۔گورڈن ایچ کلارک ۔ مسیحی فلاسفی کا تعارف (ٹرینٹی فاونڈیشن 1993)78گورڈن کلارک ، مسیحی فلاسفی ، والیم 4، (دی ٹرینٹی فاونڈیشن 2004)314

کہ بائبل مقدس میں مافوق الفطرت باتیں ایسے ہیں جیسے سوجھا ہوا کان جو درد کر بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ۔ یہ کلام خدا کی غلط تفسیر ہے کلام خدانہیں ۔ اس حوالے سے آپکی چھوٹی سی بھی کوتاہی آپکو راسخ الاعتقادی جیسی برائی کا شکار بنا سکتی ہے ۔

میک لیرن نے جب یہ کہا کہ بائبل کا مقصد صرف انسانوں کو خدا کے لوگ بنانا ہے تو پھر یہ کہنا بالکل بے جا اوربے معنی ہے کہ خدا کا کلام غیر الہامی غیر معتبر ، خلا اور سچائی سے مُبرا ، غیر ضروری واقعات اور صرف نقطوں سے بھرا ہے ۔

15۔اب اندازہ لگائیں کیا میک لیرن یہ سوچ سکتا ہے کہ خدا کا کلام غیر ضروری الفاظ سے بھرا پڑا ہے ۔ وہ اپنی کتاب میں ایسے فقرے لکھتے ہوئے بالکل ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا ۔ میک لیرن اور اُسکا ساتھی ٹونی کمپیلو کہت ہیں کہ دیگر کلیسیاوں نے کلام خدا کے بارے باقی ساری

معلومات دی ہیں لیکن صرف ایک ہی بات ایسی ہے جو کسی نے بھی نہیں بتائی اور وہ یہ ہے کہ بائبل خدا کا کلام ہے لیکن یہ غیر الہامی اور غیر معتبر ہے ۔

یہ لا خطا نہیں ہے یہ سچا بھی نہیں ہے اور یہ غیر ضروری واقعات سے بھرا ہوا ہے ۔ صرف یہ ہی نہیں میک لیرن مزید کہتا ہے کہ سو فی صد تو دور کی بات بائبل ایک فی صد بھی خدا کے متعلق ظاہری یا بیرونی معلومات نہیں دیتی ۔

16-ایک اور شخص نے کہا کہ چلو زیادہ نہیں لیکن کچھ نہ کچھ تو معلومات دیتی ہے ۔ میک لیرن اس سے بھی اعتراض کرتاہے وہ کہتا ہے کہ بائبل کو عالمگیر قوانین کی صورت میں غلط انداز سے پیش کیا گیا ہے ۔ میر ایہ دعویٰ ہے کہ بائبل کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں ۔ ہم نے بائبل کو الہی باتوں کی محافظ کے طور پر پیش کیا ہے ۔ یہ سب غلط ہے اور رومن کیتھولک چرچ کا ٨رتبہ بائبل کو دیا گیا بھی غلط ہے ۔

وہ کہتا ہے کہ ہمیں بائبل کو لوگوں کے حوالے کر دینا چاہیے تاکہ وہ اپنے لیے خود بائبل کو جان اور سمجھ سکیں ۔

17-راسخ الاعتقادی اور مافوق الفطرت باتیں ہمیں اس الہام شدہ لیکن غیر معتبر ،انسانی عقل سے تیار شدہ ، خطا اور سچائی سے آشنا بائبل کو کس طر پیش کرنا ہے ؟اس تحریک کے ترجمان ڈراٹ جے فریسن پریکٹیکل تھیالوجی کے پروفیسر (مارس ہل گریجویٹ سکول سٹِیل) الٹرا لبرل نیٹل کونسل اُن چرچز کے رکن کہتے ہیں کہ یسوع مسیح راسخ الاعتقادی کا نہیں بلکہ وہ چاہتے تھے انسانی زندگی مکمل طور پر بھرپوری کے ساتھ گزرے

18-فزیسن مزید کہتا ہے کہ راسخ الاعتقادی کے متعلق سکھانے کی یا آگاہ کرنے کی ضرورت نہیں ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بعید العقل باتوں کا صحیح علم دیا جائے ۔ اُن کے متعلق حتمی معلومات فراہم کی جائیں ۔ اس لیے وہ کہتا ہے کہ راسخ الاعقتادی الہیات کے ایسے طریقہ کار کو متعارف کرواتی ہے جس میں بحث و مباحثہ ہو یوں یہ طریقہ انسان کو خود پرست بنا دیتا ہے ۔ اور پھر یہ طریقہ خیالات کے الجھاو اور دلائل کی پیچیدگیوں کو فروغ دیتا ہے اور اس سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ۔

موجودہ الہیات کے طریقہ کار میں متفق یا غیر متفق ، جیت یا ہار ، صحیح یا غلط ، قدامت پسند یا جدت پسند اور اس طرح کے دلائل سے دوسروں کو ایسے ایمان اور نظریہ کی طرف قائل کیا جاتا ہے

20-جہاں جہاں آپ الہیاتی فرق دیکھیں گے بحث شروع ہوتی جائے گی ۔

اس تحریک کے ترجمان نیٹی سوئیر نے پریشانی اور شک سے بھری ایک اور اصطلاح متعارف کر وا دی ہے ۔ اور وہ ہے پیرا ڈاکسولوجی ، سوئیر یو ایس اے چرچ کی طرف سے مخصوص شدہ پاسٹر ہے جس نے ہارورڈ اور میک کورمک دونوں سکولوں سے تعلیم ھاصل کی ے ۔ وہ پیرا ڈکس پر اعتقاد رکھنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے ۔ اور اُنکو بھی جو بائبل کو لاخطا اور معتبر ماننے سے انکاری ہیں۔

وہ انکو بھی اچھے پاسٹر تصور کرتا ہے ۔

۱۵۔ایک کشادہ خیال آرتھو ڈوکسی 183

۱۶۔پرنٹنگ میں جو کچھ رہ گیا 262

۱۷-76-77

۱۸۔آرتھو پیرا ڈوکسی ، ڈراٹ جے فیرزن

اس تحریک کے فروغ کی اُمید ۔ 204

۱۹۔ فیرزن 207

۲۰-208

۲۱-209

۲۲-212

اُن کے سوا من گھڑت کہانیوں کے سوا اور کچھ نہیں ۔

جب مافوق الفطرت انداز میں ایسی باتیں دوسروں کو بتائی جائیں گی تو لوگ اپنےایمان سے ضرور دور جائیں گے یا پھر وہ تفرقانہ سوچ میں مبتلا ہو جائیں گے یوں ہم اپنی اُس شناخت کو کھو دیں گے جو سچائی کی ہے ، جو روشنی کی ہے اور جو زندگی کی ہے ۔ اگر یہ ناہو ا تو پھر ہم اپنے ایمان سے اتنے دور چلے جائیں گے کہ واپسی کا راستہ ناممکن ہو جائے گا ۔ اور یہی سطح مافوق الفطرت عناصر پر ایمان رکھنے کی ہے ۔ جہاں ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ۔ اور اگر ہم ان من گھڑت باتوں سے بچیں گے تو ہم یسوع سے محبت اور اُسکے نور میں چلتے ہوئے اُسکو پالیں گے ۔

سوئیر اس بات پر بہت فخر کرتاہے کہ گنوسٹک (مسیحیوں کا وہ فرقہ جو کہتے ہیں کہ نجات ایمان سے نہیں گناہ سے ملتی ہے) نے ابتدائی کلیسیا کو اسکے ایمان سے دور کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی اور وہ تعلیم اسی جو بائبل کے خلاف تھی ۔ اسکا اثر ہر جگہ ہوا خواہ وہ روم کا چرچ ہی کیوں نہ ہو اور یہ سب بیسویں صدی اور اکیسوں صدی کی بات ہے ۔ برین ویک لیرن کہتا ہے کہ وہ بات کرو اُسکو تم ثابت کر سکو۔ اور بائبل مقدس کے حوالہ جات سے قائل کر سکو کہ جوآپ کہہ رہے ہیں وہ سچ اور بائبل کے مطابق ہے ۔ لیکن وہ وضاحت جو اس تحریک نے کی بدقسمتی سے غیر شفاف ہے ۔ سچائی سے مبرا ہے اور فضول قسم کی ہے ۔

24-رومن کیتھولک چرچ کی تعلیم کی پیروی کرنے کی بجائے بائبل کی تعلیم کی پیروی کرو۔

25-ہمیں ماضی میں کی گئی خطاوں اور ایمان کے خلاف سازشوں سے توبہ کرنے اور پھر بائبل کی روشنی میں تعلیم دینے کی ضرورت ہے ۔ تب ہی ہم بائبل کو مستقبل میں کورٹ اور آرٹ گیلری کی بجائے حقیقت کی دنیا میں پیش کرائیں گے ۔

26- ماضی قریب میں ہی ہم نے سچائی ، خدا اور خدا کی بادشاہت پر سیر حاصل گفتگو کی اور اُس کو ثابت کر نے کے لیے بہت کاوشیں کیں ہیں۔

27-میک لیرن کا دعویٰ ہے کہ پروٹسیٹنٹ فرقہ نے کبھی بھی بائبل مقدس کو کیتھولک مومنین کی پیش کردہ سچائی کی روشنی میں نہیں دیکھا پروٹسٹینٹ طبقہ نے ہمیشہ اسی توجہ بائبل پر مرکوز رکھی اور صد افسوس بات ہے کہ انھوں نے بائبل کی سٹڈی دوسروں کو غلط اور اپنے آپکو صحیح ثابت کرنے کے لیے کی ۔ جبکہ بائبل مقدس صرف کیتھولک چرچ کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے اور یہ اس ہے کہ بہت سے پروٹسٹینٹ لوگ بائبل کو اس کے پس منظر اور حقائق کے بغیر ہی سنتے ، پڑھتے اور تبلیغ کرتے ہیں ۔

چٹان پر قائم الہیات

اس تحریک کو اپنی الہیات پیش کرنے کے لیے بھید اور بعید العقل باتوں کے درمیان تفریق کو سمجھنا پڑئے گا۔ اور ازلی سچائیوں کو تسلیم کرنا پڑئیگا ۔ اپنے عظیم علم کے خزانے کو استعمال کرتے ہوئے اُن کو ایسا کرنا ہو گا۔ یہ تحریک زیادہ تر بحث و مباحثہ پرزور دیتی ہے ۔ اس تحریک کے نزدیک بہت سے باورچی سوپ خراب نہیں کرتے ۔ بلکہ اُسے مزیدار بناتے ہیں۔

لیکن اس تحریک کے کچن میں باورچی بہت ہی عمدہ سوپ بناتے اور مضبوط برتن میں رکھتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ وہ خدا کے کلام سے شروع تو کرتے ہیں۔ لیکن ڈالتے خالی برتنوں میں ہیں۔

23-سوئیر ہاک یسری کہا کرتا ہے ؟ منطقی اخلاقیات کہتی ہے کہ یسوع راہ ہے ، نورانی کلیسیا کی اُمید 48

24- برین ڈی میک لیرن اور ٹونی کیمپولو

(گرینڈ ریپٹرز زونڈر وین 2003)84

25-ترقی کی راہ میں رکاوٹ)85

101-26

101-27 -27

28-ایک وسیع الزہین راسخ الاعتقادی 138

اور ان برتنوں میں زندگی کا پانی نہیں بلکہ آلودگی اور ناپاکی کا پای بھرتے ہیں ۔ یا پھر وہ زندگی کے پانی کو ٹوٹے ہوئے برتنوں میں ڈالتے ہیں جو بہہ جاتاہے ۔ یسوع مسیح نہ تو وہ پتھر ہے جو آسانی سے ٹوٹ جائے اور نہ ہی وہ پانی ہے جو بغیر تاثیر کے ہو ۔ اسی طرح وہ مومن اور مومنہ جو یسوع مسیح جو چٹان ہے اُس میں قائم رہتاہے یا رہتی ہیں وہ بدعتوں اور غلط تعلیم سے گمراہ نہیں ہوتا /ہوتی کلیسیا جیسا کہ مڈل ایج (بارھویں سے سولہویں صدی) میں ہوتا رہا ۔ اگر آپ نے یہ تعلیم دینی ہے تو اس معیار کی دیں ۔ کہ یہ شک و شبہات سے بالا تر اور سچائی پہ مبنی ہو۔ جو سب کی سمجھ میں آئے اور سب اُسے تسلیم کریں ۔

بائبل کے پیرو کاروں کا روحانی ذائقہ ایمانی آزمائشوں اور تکلیفوں کو قبول کر کے اُنکا مقابلہ کرتا ہے جبکہ یہ تحریک اس کے بالکل برعکس تعلیم دیتی ہے ۔ اور یہ ہر گناہ گار شخص کے کمتر خیال کو ترجیح دیتے ہیں جو ایمان کے لیے خطرہ ہے ۔ اور وہ ہر اُس خیال کو قبول کرتے ہیں جو خدا کے خلاف یا بائبل کی حقیقی تعلیم کے خلاف ہے اور اگر ان خیالات پر تبصرہ کیا جائے تو یہ سب رد کر دیے جائیں گے ۔ کیونکہ یہ خیالات بائبل مقدس کے متعلق صرف عارضی حیثیت رکھتے ہیں۔

نتیجے کے طور پر اس تحریک کا خدا بئبل کا خدا نہیں ہے ۔ اور جس طرح کا خدا یہپیش کرتے ہیں وہ تو کسی بھی صورت تثلیث کے تینوں رقنوم میں سے نہیں ہے ۔

بائبل مقدس نہ تو الہامی ہے اور نہ ہی لا خطا ، نہ ہی معتبر ہے اور نہ ہی سچی بلکہ یہ ادبی حقائق کا ایک مجموعہ ہے ۔ اس کی قدر اور فائدہ اس لیے نہیں کہ ہر مومن کے لیے یہ ضروری ہے بلکہ اس لیے ہے کہ اس تحریک کی انجمن زیر غور لاتی ہے ۔

فضل خدا کی وہ نعمت نہیں جو مومن کو دوزخ کی آگ اور گناہ سے بچا کر نجات دیتی ہے ۔ بلکہ یہ اس تحریک کا دیا ہو ا وہ انعام ہے جو ہر مذہب یا کسی بھی مذہب کو گناہ اور دوزخ کے متعلق معلومات فراہم کرتاہے ۔

اس کے نزدیک یسوع مسیح کچھ بھی ہو لیکن بائبل کا خدا نہیں ہے ۔ وہ ایک مخزنِ اخلاق ، معاشرتی انقلاب بھرپا کر سوالاً ایک مذہبی ، بت شکن یا ماحول کو بہتر بنانے والا ہو سکتا ہے ۔ لیکن خدا نہیں ۔ انکی الہیات تو یہاں تک کہتی ہے کہ یسوع جنسی طور پر ایک گمراہ گن شخصیت ہو سکتی ہے لیکن خدا نہیں اور یہ سب ثابت کرتاہے کہ اس تحریک نے بدعت کی ساری حدیں عبور کر ڈالی ہیں ۔

انجیل مقدس کے لیے ایک توہین آمیز تحریک

اس تحریک کا ترجمان کہتا ہے کہ ہماری الہیات کے بہت سے موضوعات اور پہلو ہیں ۔ اُن میں سے ایک جو قابلِ ذکر ہے وہ خدا کے غضب اور گناہ سے نجات پانے کے لیے خدا کا فضل ہے جو صرف ایمان اور صرف یسوع میں ہے ۔ اور یہ انجیل مقدس کی توہین سے کم نہیں ۔ سوئیر کہتا ہے (جس کا پسندیدہ موضوع مافوق الفطرت باتیں ہیں کہ اس حقیقت کو ہم نے پہلے ہی تسلیم کر لیا ہے کہ یہ توہین آمیز ہے اور یہ کہانی تلخ ناک ہے ۔

میں نے مسیحیت کو مکمل طور پر اُس وقت رد کیا جب ہمارے خداندانی پاسٹر نے مجھے مکمل طور پر رد کر دیا ۔ اُس وقت میں ابتدائی عمر (بچپن) میں تھا وہ ہمارے گھر آیا اور مجھے ایک طر ف ہٹاتے ہوئے میرے والدین سے بات چیت میں مصرو ف ہو گیا ۔ اور مجھ سے پو چھا کیا تم مسیحی ہو؟ اُس بچے سے جو مسیحی خاندا ن میں پیدا ہوا اور پرورش پا رہا ہے ۔ ایسا سوال کرنا کہ کیا میں مسیحی نہیں ؟کتنا عجیب اور ناقابل قبول ہے ، میں نے جواب دیا مجھے نہیں پتا ۔ پھر میرے جواب سے گفتگو شروع ہو کر وہاں ختم ہوئی جب میں نے کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ میں مسیحی ہوں ۔ مجھے تلقین کی گئی کہ مجھے ایک مسیحی ہونے کے لیے ایمان رکھنا ہو گا کہ یسوع نجات دہندہ ہے ۔

اُسکے بعد میں نے پندرہ سال تک اپنے آپ کو ایک غیر مسیحی کے طور پر پیش کیا ۔ کچھ ایسی باتیں جو مجھے بچپن ہی سے لکھائی گئی تھیں کہ ان پر ایمان رکھنا ہے اور ان پر نہیں رکھنا یہ دونوں میرے لیے ناقابل قبول تھیں ۔ مثال کے طور پر مجھے سکھایا گیا تھا کہ دنیا میں اچھے لوگ بھی ہیں اور بُرے لوگ بھی ؟مسیحی اور غیر مسیحی لوگ ، نجات یافتہ اور غیر نجات یافتہ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ کون ہیں ؟

مجھے سکھایا گیا تھا کہ میں وراثتی طور پر گنہگار ہوں اور یہ میں نے تجربہ بھی کیا ۔ مجھے بتایا گیاکہ اس سے بچاوکا ایک ہی راستہ ہے کہ مجھے اپنے گنہگار ہونے کا اقرا ر کرنا ہے ۔

بچپن میں پاسٹر کیساتھ اس گفتگو کو جب میں دھراتا ہوں اور مجھے یاد آتا ہے کہ اُس نے اپنی گفتگو میں ایسے نکات چھوڑے تھے جن پر مجھے غور و خوض کرنا تھا۔ اُس نے مجھے ایک مسیحی کی شناخت بناتے ہوئے بہت سی خوبیاں بتادی تھیں اور جب میں اپنے طرف دیکھتا تو کہتا کہ میں مسیحی نہیں ہوں کیونکہ مجھے ان میں سے ایک بھی تو ہی نہیں ہے ۔

29سوئیر ہیکل بیری کیا کریگا ؟ 44-43حقیقت میں نقشہ جات

اُس نےہندو یوگا کیا اور درمیانی زمانہ **(چھٹی صدی سے پندرھویں صدی)** کی تحریر اور پڑھی جانے والی **(صغیر کا امتحان)** رومن کیتھولک چرچ کی دعا پر گہرا غور و خوض کیا ۔ اور پھر وہ اس روحانی تحریک سے جو اسے اس گہری سوچ و بچار سے ملی تھی ۔ وہ مسیحی ہو گئی ۔ وہ ہارورڈ سکول کی طالب علم تھی ۔ جس نے مذہب ، عالم میں تمیز کی ماسٹر ڈگری حاصل کی ۔ اُس نے پھر بوسٹن کے ایک لبرل پریسبٹرین چرچ میں دوران عبادت اپنے ایمانی تجربات ہمارے ساتھ بانٹے ۔

پاسٹر نے مجھے پاک یوخرست حاصل کرنے کے لیے دعوت دی یہ پوچھے بغیر کہ کیا میں مسیحی ہوں ؟ اُس نے نہیں پوچھا کیا تم ہم میں سے ایک یسوع اُس نے نہیں کہا کہ کیا تم ایمان رکھتی ہو؟ اُس نے سادہ الفاظ میں کہا نینٹی یسوع کا بدن تمہارے لیے قربان کیا گیاتھا ۔ 80

اس لمحے اور اس بنیاد پر سوئیر کہتا ہے کہ وہ مسیحی بنی اور پھر اُسے اپوسٹیٹ پی سی یو ایس اے میں مبشرا بنا دیا گیا۔

اس پس منظر میں آپ میرے ایمان ، میرے شخصی ایمان کی داستان کو سمجھ سکتے ہیں اور یہ بھی کہ کس طرح میں نے سیمنری میں یہ سب تحریر کیا اور پھر پی سی یو ایس اے **(پریسبٹرین چرچ)** میں میری مخصوصیت ہوئی ۔ میرا ایمان ہے کہ سب خدا کے لوگ ہیں خدا نے سب کو تخلیق کیا ہے ۔ اور وہ سب کو پیار کرتا ہے ۔ اور خدا کی پدرانہ شفقت ہر وقت ہمارے ساتھ رہتی ہے ۔

اُس وقت میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب ایک پاسٹر نے مجھے میرے استعمال کردہ الفاظ کے متعلق بتایا کہ خدا کے بچے ایک بائبل کی اصطلاح ہے اور میں اسے بائبل کے برعکس استعمال کر رہی ہوں ۔

اُس کا یقین تھا کہ تمام لوگ خدا کے بچے نہیں ہیں صرف مسیحی ہیں ۔ 31

صرف مسیحی خدا کے بچے ہیں پاسٹر کے اس بیان نے مجھے مزید حیرت زدہ کر دیا میں نے مزید غور و خوض کر کے اپنے رد عمل کو جاری رکھا۔ خدا کے بچے ہونا یہ ایک سوال ہے ؟ بائبل اس کے متعلق کیا کہتی ہے ۔ کیا سب کو خدا کے بچے کہنا بائبل کے خلاف ہے ۔ بے شک عہد جدید میں مختلف جگہوں پر خدا کے بیٹے /بچے ہونے کے متعلق تعلیم دی گئی ہے اور یسوع کے پیرو کار وں کو اس لقب سے نوازا گیا ہے ۔ لیکن یہ کہنا بچا نہ ہو گا کہ غیر مسیحی خدا کے بچے نہیں ہیں ۔ اور خدا کود ہمیں ایسی جہالت کی تعلیم نہیں دے سکتا ۔

اگر ہمارا سوال یہ ہے کہ کون خدا کا بچہ ہے ؟ ہمارا جواب اگر یہ ہو کہ یہ نہیں ہے تو یہ جواب ہماری یسوع کے پیرو کار بننے میں مدد نہیں کرتا بلکہ لوگوں کو مزید طبقات میں تقسیم کر دیتا ہے -32

مقدس یوحنا کی معرفت تحریر کی گئی انجیل مقدس کی روشنی میں خدا فرزند ہونے کا درجہ صرف وہی رکھتے ہیں جو یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں (یوحنا 12-1)سوئیر اپنی اس دلیل کے لیے مزید بائبل مقدس میں سے تین اقتباسات دیتا ہے ۔ بائبل خود اس بات کی وضاحت پیش کرتی ہے ۔

33-سوئیر اور میک لیرن دونوں نجات کے متعلق بائبل کی تعلیم پر اپنی تحقیق پیش کرتے ہیں ۔

میرا ایمان ہے کہ یسوع کی ابتدائی تعلیم مجھ کو بچانا ہے ۔ مجھے شخصی نجات دیتی ہے ۔ اور اسی لیے میں اکثر یہ کہتا ہوں کہ یسوع میر اشخصی نجات دہندہ ہے ۔ اور دوسروں کو بھی یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بھی یسوع پر اسی طرح ایمان رکھیں ۔

34-جیسے جیسے سال گزرتے گئے شخص نجات دہندہ پر میرا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا ۔

35-میک لیرن کہتی ہے کہ میر ابائبل کی تعلیم سے اختلاف اس لیے ہے کہ بائبل اُن تمام کو دوزخ کی ابدی سزاد یتی ہے جو یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ نہیں مانتے ۔

۳۰-سوئیر 44

۳۱-سوئیر 45

۳۲-سوئیر 47-46نقشہ جات کی حقیقت

۳۳-47

۳۴۔ ایک کشادہ ذہین الہیات ۔ 107نقشہ جات کی حقیقت

۳۵۔ایک کشادہ ذہین الہیات ۔ 109-108

دوزخ کی اصلی اور قدیمی معلومات کی ضرورت ہے ۔

36۔جب میک لیرن یسوع کے دوزخ کے متعلق کہے گئے الفاظ پر قائم نہ رہ سکی تو وہ بڑی جرات کے ساتھ یسوع کو اُس کے الفاظ واپس دیتی ہے ۔

میں تمہیں بچانے آیا ہوں ۔ اس زندگی کے بعد تم دوزخ میں جاو گے ۔ اگر نجات کا جامہ نہ پہنا یسوع یہ نہیں کہتا (جیسا کے کچھ لوگ خیال کرتے ہیں ۔ بلکہ یسوع یہ کہتا ہے کہ تم ابھی سے جہاں تم کھڑے ہو اور جس حالت میں ہو انجیل کی بشارت کا کام کرو ۔ یہ وہ موقع ہے جو ہمیں مسیح میں نئی اور بہتر زندگی گذارنے کا فضل دیتا ہے ۔ خدا کی بادشاہت تمہارے درمیان ہے ۔

37۔یہ تحریک ناراستی سے سچائی کو دباتی ہے ۔ اور ایسا کرنے کے لیے وہ کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے ۔ (رومیوں 18-1)

شخصی نجات کے متعلق اس تحریک کی یہ تعلیم انکو از سر نو تحریک اصلاح سے مختلف بنا دیتی ہے اور اگر ہم گہرائی میں جا کر سوچیں تو یہ ان کی جہالت اور تاریکی کے پردے کو فاش کر دے گی ۔

فضل کیا ہے ؟صرف فضل کے زریعے نجات پانا کیا ہے؟فضل کی اصطلاح اس تحریک کی تحریروں میں ظاہر نہیں ہوتی کیونکہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ از رویے بائبل وہم خدا کے بچے ہیں ۔ تو پھر ہمیں نجات کے لیے اس فض کی ضرورت نہیں رہتی جس کا ذکر بائبل کرتی ہے ۔ پھر یہ کہنا بے جا ہے کہ ہم مسیح کے ذریعے گناہ سے نجات پاتے ہیں ۔ فضل کا مطلب یہ ہے کہ خدا اپنے لوگوں کو یسوع مسیح کے اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دے کر اُن کو بچانا چاہتا ہے ۔

اس تحریک کا ایک اور ترجمان سامر سلیمانو جو ایک مسلم تھا پھر وہ مسیحی ہو کر سیونتھ ڈے چرچ کا پاسٹر بنا اب وہ ینفل چرچز کونسل کمیشن کو چلا رہا ہے ۔ وہ کہتا ہے ک مسیحی اور غیر مسیحی یسوع مسیح کے اخلاقی نمونے کی پیروی کی بنیاد پر بچائے جائیں گے ۔

پچھلے دو ہزار سالہ دور سے گذرتے ہوئے مسیحیت نے باقی تمام مذاہب سے زیادہ ہے ۔ ہمیں انسانوں کو صرف ایک ہی معیار پر پرکھتا ہے ۔ اور وہ سچائی کا معیار ہے ۔ بائبل کہتی ہے ۔ اور سچائی کایہ معیار بیان کیا گیا ہے دیکھیے (متی 23-15-7) (یوحنا8-5-5)(یوحنا 26-6-17)خدا ہمیں اخلاقی اقدار سے بھرپور زندگی گذارنے کی دعوت دے رہا ہے ۔ اگر کسی دوسرے

مذہب کو سبقت لے جاتی ہے تو اُسے ایسے ایماندار لوگ پیدا کرنا ہونگے جو دوسروں کو پیار کرنے والے ہوں ۔ دوسروں کی خدمت کرنے والے ہوں جو حلیم اور فروتن ہوں اور جو مسیح کی طرح مزاج رکھتے ہوں ۔

نجات اور یوم آخر کا مطلب کچھ بھی ہو لیکن یہ بات واضح ہے کہ ہماری عدالت ہمارے اعما ل کی بنیاد پر اور ہماری نجات خدا کے فضل کے ذریعے ممکن ہے ۔

38۔فضل کی اتنی مشکل تعریف سے گبھرا کر میک لیرن یہ دعویٰ کرتی ہے کہ رومن کیتھولک لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ فضل خدا کی نعمت ہے جو ہمیں ہماری لیاقت کی بنا پر نہیں بلکہ اُس کے اپنے رحم کی وجہ سے دی ہے ۔ پھر اس طرح لوگوں کو اُن کے ایمان سے ہٹانا اتنا آسان نہیں ہے ۔

39۔اگر ہم پروٹسٹینٹ کو اس طرح بیان کریں (**پروٹسٹینٹی فاٹنگ**) پر و کا مطلب کے لیے ٹینٹی فائنک کا مطلب بتانا ، اپنی کہانی بتانا تو پھر کیتھولک ، پروٹسٹینٹ اور مشرقی آرتھوڈکس اور دوسرے بھی ایک ہی بات پر متفق ہو جائینگے کہ ہم ہمارا کام مل کر اپنی نجات کی کہانی کا پرچار ہے ۔ نہ کر پہلے لوگوں کی طرح پروٹسٹینٹ کرنا ہے ۔

۳۶۔ایک کشادہ ذہن راسخ الاعتقادی 109

37۔۳۷

۳۸۔سامر سیلمانو (حقیقی /اصلی تشریح کا مسئلہ 195

۳۹۔ایک وسیع الذاہین بنیاد پرستی 139

فضل کیا س نئی تعریف کے مطابق نہ صرف مسیحی بلکہ ہمارے مسلم بھائی اور بہنیں بھی خدا کا فضل حاصل کر سکتے ہیں ۔ میک لیرن لکھتی ہے کہ رمضان مسلمانوں کے لیے اقدس مہینہ ہے ۔ اس مہینے میں وہ روزہ رکھتے اور اپنے آپکو پاک کرتے ہیں ۔ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس مہینے میں حضرت محمد نے قرآن مجید کی صورت میں الٰہی مکاشہ حاصل کیا ۔ اور یہ مہینہ اُن کو قربانی ، اتحاد اور خود انکاری کرنا سکھاتا ہے وہ غریبوں کی مدد کرتے ، قرآن مجید پڑھتے اور نمازیں ادا کرتے ہیں ۔ اس سال 2009(21اگست کو ہم نے اپنے مسلم دوستوں کے ساتھ اظہار یک جہتی کے لیے روزہ رکھا اس لیے نہیں کہ ہم اسلام سے متاثر ہیں ہمیں معلوم ہے کہ ہم ایمان میں مضبوط مسیحی ہیں ۔ ہم صرف اپنے ہمسایہ مسلمان بھائیوں بہنوں کے ساتھ اُنکے ایمان کے اس اہم حصہ میں شامل ہونا چاہتے تھے ۔ بالکل اُسی طرح جس طرح یسوع مسیح جو

کہ اپنے یہودی ایمان میں مضبوط تھے جب ایک کنعانی عورت اُن کے پاس رحم کی اپیل کرتی ہے تو یسوع مسیح اس مذہبی تفریق سے بالا تر ہو کر اُسکی فریاد سنتے ہیں (متی 22-15)(مرقس 24-7)اور یہی کچھ ہم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے تھے -41

اگرچہ میک لیرن نے اسلام قبول کر لیا وہ قرآن مجید کو تسلیم کرنے کی خوشی مناتی ہے جو کہ بائبل مقدس کے شایانِ شان نہیں اور وہ یسوع مسیح کو اور طرح سے دیکھتے ہیں ۔ ایک وفا دار مسیحی ، میک لیرن رمضان کے مہینے میں اس عنوان کے ساتھ دعالکھتا ہے ۔

اے خدا تو جو تما انسانیت کا خالق ہے رمضان کے مہینہ میں جب مسلمان روزے رکھتے ، نمازیں پڑھتے اور تیرے حکم کوبجا لاتے ہیں تو تو تمام لوگوں مسلم ، مسیحی اور ہندووں کو ایک بنا ۔

اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنے روح القدس سے ہدایت دے جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں ۔

تیری پیار سے بھری آواز ہمیں ہمارے تمام فرقوں اور دوریوں سے بچا لے ۔ باہمی نفرتوں کو مٹا دے اور محبت کو فروغ دے کیونکہ تو ہی واحد ، سچا اور رحیم خدا ہے تو ہمیں نام بنام جانتا ہے ۔ تو ہی جانتا ہے کہ ہمارا ایمان کیسا اور کس پر ہے ۔ تیری سچائی سے معمور آواز ہمیں اس سوال کو سمجھنے میں مدد دے کہ تو کون اور کیسا ہے ؟ تیرے متعلق ہماری تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں اور ہم ایک دوسرے کی عزت کرتے ہوئے ایک دوسرے کو قبول کریں ۔

42-اس مقام پر آکر دل کرتا ہے کہ اس تحریک سے ایک بار پھر پوچھا جائے کہ کس بنیاد پر یہ کہتے ہیں کہ نجات صرف ایمان کے وسیلے سے ملتی ہے یا نجات صرف یسوع کے کاموں کے وسیلے سے مل گئی ہے لیکن یہ اتنا اچھا نہیں ہے کیونکہ جب یہ عیاں ہو چکی ہے کہ انکی تعلیم بائبل مقدس کے مطابق نہیں تو پھر اس سوال کو دوبارہ پوچھنے کا جواز نہیں رہتا ۔

ایک مثال پیش کرونگا رینڈی وڈے کی جو کہ اس تحریک کے لیڈروں میں سے ایک ہے اور پہلی نیشن منسٹریز تنظیم کا رکن ہے اُس کی الہیات کی جڑیں امریکن انڈین تہذیب و تمدن سے متاثر ہے ۔

۴۰-وسیع الزہین بنیاد پرستی 140

۴۱-برین میک لیرن ۔ رمضان 2009پارٹ 1

(کیا ہو رہا ہے) 13اگست 2009کوویب سائٹ پر جاری کی گئی

www.brianmclaren

۴۲۔مرین میک لیرن ۔ رمضان 2009۔ 21اگست 200کو ویب سائٹ پر جاری کی گئی ۔

www.brianmclaren.

ووڈے کہت اہے کہ امریکن چرچ چوری کیے ہوئے خطہِ ارض پر قائم کیا گیا ہے ۔ ولٹر بروجین کہتا ہے کہ یہ خطہ کرہِ ارض کا مرکز ہے اسے بائبل کی تعلیم کا بھی مرکز ہی ہونا چاہیے ۔ کوئی بھی مومن یہ سوال کر سکتا ہے کہ مسیحی تعلیم کس طرح بائبل سے اخذ کی گئی ہے ۔ ووڈے بتاتا ہے کہ یہ اُن انڈین زمینوں کی نجات ہے جو سفید یورپین نے چُرا لی ۔ یہ جنوبی امریکن خطے /برصغیر کے لوگوں کے حقوق کا صلہ ِ ہے ۔

ایک مقامی امریکن کی حیثیت سے میں کہونگا کہ یہ زمین ہمارے خالق ن اپنے وعدے کے مطابق ہمیں عطا کی ہے ۔ ہمیں از خود بنائی ہوئی روایات کہانیاں اور رسوم ہمیں ایک پاکیزہ زندگی گذارنے میں مدد کرتی ہیں ۔ہمیں اسے ایسا بنا نا ہے جیسے یہ پہلے تھی۔ ہم نے اسے شالوم کی حیثیت سے قبول کیا ہے ۔ امن کی وادی جہاں سلامتی ہے ۔ جب تک چور ی کی ہوئی زمین کا تصور ختم نہ ہوجائے تب تک ہمیں اسے محنت سے اُس عد ن کی طرح بنانا ہو گا جس صورت میں وہ ہم سے چھن گیا۔ لیکن ہمیں دوستی اور خوشگوار تعلقات کے ساتھ چوری کی ہوئی زمین کے تصور ختم کرنا ہو گا۔

یہ مسئلہ آسانی سے حل ہونے والا نہیں ہے ۔ بہت محنت اور سعی کی ضرورت ہو سکتا ہے کہ یہ مسئلہ نسل در نسل چلے ۔ لیکن پھر بھی خدا کا فرمان ہے کہ سلامتی اور امن کی اُس جگہ کے مسئلے کو حل کیا جائے ۔ یہ اُس وقت ممکن ہے جب مقامی امریکی فراخدلی کا مظاہرہ کریں ۔ اور انڈین یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ خدا ہی سب کا خالق ہے اور اُس نے یہ زمین سب کے رہنے کے لیے بنائی ہے ۔ مسائل ، دکھ اور تنگی کا تجربہ ہر معاشرہ کرتاہے ۔ لیکن ہمیں کثرت کی زندگی جینے کی خاطر ان مسائل کو حل کرنا ہو گا ۔ اور مستقبل کی سات نسلوں کے لیے اچھا ، پُر امن معاشرہ تعمیر کرنا ہو گا۔ یہ ممکن ہے جب تمام چرچز مل کر اچھے تعلقات کے ساتھ کام کریں گے ۔

44۔ ہر مسیحی کا فرض ہے کہ وہ اپنی اور دوسروں کی دوزخ اور گناہ سے نجات کے لیے یسوع مسیح کی انجیل کا پر چار کرئے ۔ کیونکہ مسیحی ایماندار مرتی ہوئی انسانیت کے لیے نہیں بلکہ وہ نیا آسمان اور نئی زمین تعمیر کرنے کے لیے دن رات کام کرتے ہیں جہاں راستی راج

کرتی ہے ۔ (۲پطرس 13-3) ایماندار لوگ خدا کی بادشاہت تعمیر کرنے کے لیے کام کرتے اور روحوں کو جنتے ہیں نہ کہ انسان کی بادشاہت کو قائم کرنے کے لیے۔

نجات صرف یسوع مسیح کے ذریعے ملتی ہے ۔ اس کا کیا مطلب ہے یہ تحریک اس حوالے سے کیا تعلیم دیتی ہے ۔ اس تحریک کا ترجمان کہتاہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ زیادہ بدعتی کون ہے ؟

برین میک لارن اس باب میں یسوع مسیح کے متعلق ایک کشادہ زہن بنیاد پرستی کے تحت بہت کچھ لکھتاہے ۔ وہ یہ باتیں آمین۔

کیوں مسیحی ہونے کے عنوان سے لکھتے ہیں اور آخر میں کہتے ہیں کہ میں مسیحی ہونے کے عنوان سے لکھتے ہیں اور آخر میں کہتے ہیں کہ میں مسیحی نہیں ہوں ؟ باب نمبر1کو عنوان ہے میں سات لوگوں بنام یسوع کے جانتا ہوں ۔

45-اور باب نمبر 2کا عنوان ہے **یسوع اور خدا ۔**

46-آپ نے دوسرے باب کے عنوان سے ہی اندازہ لگا لیا ہو گا کہ وہ یسوع اور خدا کے درمیان فرق پر بات کرتا ہے ۔ ایک نابالغ مسیحی شاید اسے پڑھتے ہی گمراہ ہو جائے ۔ وہ یسوع مسیح کی ہستی کو بیان کرنے کے لیے بائبل مقدس میں سے بہت سے حوالہ جات اور القابات کا استعمال کرتاہے ۔

(یسوع خدا کا بیٹا ہے) (یسوع خدا کا اوتار ہے)(خدا کے جلا ل کا پرتو ہے) (نادیدنی خدا کا مظہر)

مگر میک لیرن کی یہ اصطلاحات بائبل مقدس کے مطابق نہیں ہیں ۔

کیونکہ میک لیرن یسوع کو خدا کہنے سے منکر ہے ۔

وہ کئی صفحات پر لکھتی ہے کہ کیوں وہ یسوع کو خدا کہنے سے رُکی رہی ۔ کیونکہ (خدا مرد نہیں ہے) ۔

47-وہ یہ کہتا چلا چاتاہے کہ بائبل مقدس کا کدا اور بیٹے کا تصور بھی مسیحیت کو شراکتی اور اتحاد ی کلیسیا بنانے کی بجائے تقسیم کرتاہے ۔

۴۳-رینڈی وڈے خطہ کی عظمت کو بحال کرنا، یہ تحریک کیوں اس ایشو کو زیر بحث لائی 299

۴۴-ووڈے 299

۴۵۔ایک وسیع الذہین بنیاد پرستی 76-49

۴۶۔ایک وسیع الذہین بنیاد پرستی 86-77

۴۷۔ایک وسیع الذہین بنیاد پرستی -82

اب بہت کچھ کہا جا چکا ہے اب اس موضوع کو کسی نتیجے پر لے کر چلتے ہیں ۔ **(خدا کا بیٹا)** یہ لقب خدا کے پدرانہ نظریہ یا خدا کی ہستی کو کمتر نہیں کرتا ۔

48۔جب میک لیرن چوتھا باب تحریر کرتی ہے تو کہتی ہے کہ یسوع کس چیز کا نجات دہندہہے ؟ مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع نے صلیب پر جان دے کر ہر شخص کی روح کو بچا لیا ہے ۔

میر ا یہ بھی کہنا ہے کہ ہم نے نجات ، نجات دہندہ اور بچانے والا کے الفاظ کو بگاڑ دیا ہے ، کمتر کر دیا ہے اور غیر واضح کر دیا ہے اور انکو بنیاد پرستی کے آئینہ میں دیکھا ہے ۔

49۔یہ اچھا ہو گا اگر آپ روشن خیالی سے دیکھیں گے کہ یسوع کو کیوں نجات دہندہ کہا جاتاہے یا کوئی سی چیز اہم یسوع مسیح کو نجات دہندہ بناتے ہیں ۔

سادہ الفا ظ میں بات کو شروع کرتے ہیں کہ بائبل میں (بچانا) کا مطلب محفوظ کرنا یا شفادیتا ہے ۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوزخ سے بچانا یا موت کے بعد ابدی زندگی دیتاہے ۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوزخ سے بچانا یا موت کے بعد ابدی زندگی دینا جیسا کہ بت سے پاسٹر صاحبان کلام سُنانے کے بعد تعلیم دیتے ہیں ۔

اور اِ س باب میں میک لیرن یسوع مسیح کی تعلیم کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہتا ہے کہ یسوع نے معاشرہ میں گناہگاروں اور رد کیے ہوئوں کی بحال کے لیے کام کیا ہے جس کا مقصد معاشرے اور ماحول کو بہتر بنانا تھا ۔ اخلاقی اقدار کو بحال کرتاہے ۔ یوں وہ یسوع کو اخلاقی نمونے کے طور پر پیش کرتاہے ۔

جب ہم یسوع کو نجات دہندہ کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ خدا نے یسوع کو دوسروں کو جانتے ، معاف کرنے ، اور تعلیم دینے کی اعلیٰ قوت سے نوازا ہے ۔ یسوع تعلیم اور روایات کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اُنکو حقیقی روح میں بحال کرنے ، بدی کو مٹانے آیا ۔ تاکہ گناہگاروں توبہ کریں اور بدی کے بندھنوں کو توڑیں اور یسوع سے سیکھیں ۔ کہ کس طرح ایک خوشحالی اور خدا میں نئی زندگی گذارنی ہے ۔

51۔ایک بات جو قابلِ ذکر ہے کہ جب میک لیرن گناہ ، توبہ ، معافی اور بحالی جیسی اصطلاحات استعمال کرتی ہے تو اُسکے ذہن میں بائبل مقدس کی تعلیم بالکل نہیں اور نہ ہی وہ یہ ازروے

بائبل استعمال کرتی ہے ۔ جب وہ بحالی کی بات کرتی ہے تو ستم زدہ اور استحصال زدہ لوگوں کی بحالی کی بات کرتی ہے ۔ یسوع کے خون کے وسیلے سے گناہگاروں شکستہ دلوں کی شفا کی بات کرتی ہے ۔ الہیاتی غلط فہمیوں کی اصلاح اور بحالی کی بات کرتی ہے غریبوں پر ظلم کرنا اور اپنے مقاصد کے لیے اُنکا استعمال یہ ہے ہمارا لمحہ فکر یہ اب سے نہیں بلکہ آدم کے گناہ میں گرنے سے لیکر اب تک ایسا ہی ہے ۔

ہمیں درپیش مسائل اس زمین پر معاشرتی اور ماحولیاتی لحاظ سے ہیں نہ کہ ابدی دوزخ کے حوالے سے ۔

توبہ سے مراد گناہ سے دوری ہی نہیں بلکہ اپنے معاشرے اور مادی دنیا کو بہتر بناتا ہے ۔ اور پھر روح القدس کی رہنمائی میں چلتے ہوئے زندگی کو گذارتے جاتاہے ۔

یسوع مسیح کے خون کے وسیلے خدا کے غضب سے بچنا معافی نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ کی ہوئی نا انصافیوں اور زیادتیوں کو معاف کرکے اچھے تعلقات قائم کرنا معافی ہے ۔

یہ وہ باتیں نہیں جو بائبل ہمیں سکھاتی ہے بلکہ یہ وہ نہیں جو میک لیرن اور اس کے ساتھی پیش کرتے ہیں کہ نجات ، نجات دہندہ اور بچائے جانے سے اُنکی مراد یہ ہے ۔

۴۸.ایک وسیع الزہن بنیاد پرستی 53-54

۴۹. ایک وسیع الزہن بنیاد پرستی 99

۵۰. ایک وسیع الزہن بنیاد پرستی 101

۵۱. ایک وسیع الزہن بنیاد پرستی 104-105

نجات صرف یسوع مسیح خدا کے بیٹے کے وسیلے سے ملتی ہے ۔ اس تحریک کا کہنا ہے کہ یسوع صرف گناہ اور دوزخ سے ہی نہیں بچاتا بلکہ نجات بھی دیتا ہے ۔

یہ صرف ابتدائی چیزیں ہیں جو یسوع مسیح کے متعلق میں بتا رہا ہوں ۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ ہے جو اس تحریک کے ترجمان نے اپنی کتاب کے باب میں تحریر کیا ہے کہ مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں بشارتی کاموں اور یسوع نام کے پرچار سے پیار کرونگا۔

میں پہلے یسوع کی تعلیم اور یسوع کو صرف لفظی طور پر لیتا تھا لیکن میرا ذہن اُسوقت وسیع ہوا جب بار میں ایک خاتون نے مجھے بتایا کہ میں نے پھٹے پرانے کپڑوں میں بے گھر شخص میں یسوع کو دیکھا ۔

جین ایکس منٹری کی ایک ورکشاب سے فارغ ہو کر میں دوبارہ بار میں گئی ۔ اُس بار کے ساقی سے گفتگو کرتے ہوئے کرک ڈیوڈ ف نامی شخص نے نورانی کلیسیا کی تعلیم کے مطابق یسوع مسیح کے متعلق بتایا۔

ہم نے اُسکی مصروفیات ، اُسکے دوست اور موسیقی کے متعلق بات چیت کی کیونکہ وہ موسیقی کو سفید کرتی تھی ۔ ہم نے ایک ہم جنس پرست شخص کے اچھے کردار کے بارے باتیں کیں ۔ وہ کئی بار کرسمس پاپا کارول کر چکا تھا ۔ اور ایک بار اُس نے فرشتے کاکردار بھی ادا کیا اُس ڈرامہ میں فرشتہ ایڈز کا شکار ہو جاتا ہے ۔ اس ڈرامے میں مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ بات لگی کہ فرشتہ سب سے بہت پیار کرتا ہے اور اُس کا پیار دوسروں کے لیے اس قدر گہرا اور سچا تھا کہ اُسکی وفات کے بعد بھی وہ اُسے بھول نہ پائے ۔ اُسکی موت غیر معمولی تھی ۔

کرک کہتا ہے کہ اُس نے کہا فرشتہ ایک مسیح سیرت کردار ہے ۔ تمہارا کیا خیال ہے 529

اس تحریک کا یسوع کچھ بھی ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جنسی بے راہ روی کا شکار شخص بھی لیکن یسوع خدا نہیں ہے لیکن بائبل کا یسوع خدا کے دہنی طرف اپنے جلال اور قدرت میں بیٹھا ہے اور وہ دوبارہ اس دنیا کی عدالت کے لیے آنے والا ہے ۔

بدعت کی بے باکی : جو منادی کو متاثر کرتی ہے

یہ تحریک نہ صرف ماضی کی تحریکوں کی بدعتوں کی بلکہ اپنی کفر گوئی کی بھی مظہر ہے ۔
یہ تحریک سب سے پہلے بائبل مقدس کے الہامی پہلا خطا اور سچے ہونے سے منکر ہے ۔
دوسرا یہ تحریک بھید کو بائبل کی روشنی میں سمجھنے سے بالکل قاصر ہے کیونکہ بائبل کہتی ہے کہ بھید ایک پوشیدہ سچائی ہے جو خدا اپنے بندوں پر وقت بر وقت اور طرح بہ طرح ظاہر کرتاہے ۔ لیکن یہ تحریک کہتی ہے کہ بھید ایسی ناقابل بیان بات ہے جو اعلیٰ ترین علم کے ذریعے سمجھی اور بیان کی جاتی ہے یہ بھید کو مافوق الفطرت عنصر کہتے ہیں ۔ ان کے نزدیک خدا ہاں اور نہیں ہے جبکہ بائبل کے مطابق خدا ہاں اور آمین ہے ۔ (۲کرنتھیوں 20-19-1)

کسی حد تک یہ پاک تثلیث اور پاک تثلیث میں یسوع کے رتبے کا انکار کرتے ہیں ۔ اور یسوع مسیح کو اخلاقیات کا اعلیٰ نمونہ قرار دیتے ہیں ۔ ایسا نمونہ جس میں معاشرتی، اخلاقی ، سیاسی ، معاشی ، جنسی ، قومی اور لبرل زندگی کے لیے ہدایات ملتی ہے ۔

ایسی کونسی بات ہے کہ تمام راسخ الاعتقادی اور بنیاد پرست تحریکیں اور چرچز اس تحریک کی حمایت کر رہی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس تحریک کے مثبت پہلووں کی حمایت کر رہے ہیں لیکن وہ پہلو مثبت کیسے ہو سکتا ہے جو بائبل کے منافی ہے ۔

اور یہ ایمانی اور روحانی لوگوں کو تاریکی کے گہرے اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں (افسیوں 12-10-6)

تاریخ کلیسیا کے طالب علم بہتر طور پر جان پائینگے کہ بیسویں صدی کی تمام تحریکوں پروٹسٹینٹ چرچز کو اس تحریک نے بدنام کر دیا ہے ، تباہ کر دیا ہے اور یہ اُن تمام پرانمٹ دھبہ ہے ۔

یہ تحریک کارل بارتھ ، روڈاق ، رین ہولڈ اور پال ٹیک اور دوسرے مصنفین کی پیروکار ہے ۔ یہ انیسویں صدی میں سورن کیرک گرڈ فلاسفر کے ہم خیال تھے ۔

52۔ہیکر کرک ڈیوی ڈوف ۔ بار میں یسوع سے ملاقات یسوع کے ہوتے ہوئے میں پریشان کیوں ہوں ۔ مجھے اُس سے محبت کرتی ہے ۔

یسوع کے ہوتے ہوئے میں پریشان کیوں ہوں ۔ مجھے اُس سے محبت کرنی ہے**۔ نورانی کلیسیا کی اُمید 35-34)**

جن کا الہیات کو دیا ہوا انعام یہ ہے کہ یہ سچائی سے مُبرا ہے ۔ اس تحریک کی ناکامی کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ وہ طالب علم جو تاریخ کلیسیا کا مطالعہ کر رہے ہیں انہوں نے اس تحریک کو رد کر دیا ہے ۔ جبکہ یہ تحریک اس حوالے سے اپنا اونچا نام چاہتی تھی ۔ تاریخی اعتبار سے اس تحریک کی کوئی حیثیت نہیں ۔ تاریخ کلیسیا کی طالب علم بھی اُسی تحریک کے قائل ہیں ۔ جس کی کم ازکم جڑیں بائبل کی روشنی میں ہوں ۔ اس تحریک کی الہیات فضول ناجائز اور گمراہ کُن ہے۔

مذہبی پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے یہ تحریک لوگوں کو ایمانی اور روحانی طور پر قتل کر رہی ہے ۔ اس وجہ ک اس تحریک کو لبرل اکیڈمیز اور لبرل سیمنریز میں خوش آمدید کہا جاتا رہا ۔ لیکن آج بھی بنیاد پرست بائبل کالجز اور سمینریز میں اس تحریک کو دوستانہ ساتھ حاصل ہے ۔ یہ پروفیسر اور منتظمین کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کر رہے ہیں ۔ وہ بنیاد پرست کا لجز جو اس تحریک کے زیر اثر ہیں وہ درج ذیل ہیں ۔

بیسیکل تھیولوجیکل سیمنری ۔ اریسکائن کالج اور سیمنری ، ہوٹن کالج، ریفارمڈ تھیولوجیکل سیمنری ، ٹیلر سیمنری ، (فلدیفہ) اور سوتھرن بیپٹسٹا سکولز ۔

اس تحریک نے چند ہی سالوں اس سیمنریز اور سکولز میں زیرِ تعلیم طالب علموں کے ذہنوں میں اپنی غلط اور بدعتی تعلیم ڈالدی ہے ۔

اس تحریک کی مقبولیت کی دوسر ی وجہ یہ ہے کہ یہ سیمنار ز اور کیمپس میں اپنی تعلیم کو فروغ دے رہے ہیں ۔ اور نوجوان اس لیے متاثر ہو رہے ہیں کہ یہ خدا کی عظمت اور بڑائی کے لیے نہیں بلکہ انسان کی بڑائی کے لیے کام کر رہے ہیں ۔ اس تحریک سے تعلق رکھتے ہوئے انٹرنیشنل سطح پر شہرت پار ہے ہیں ۔ اور صرف شہرت کے لیے نوجوان اس تحریک میں شامل ہو رہے ہیں ۔

ہم نے اس تحریک میں خا کی بجائے انسان کی شہرت اور بڑائی کے متعلق پڑھا ہے ۔ اس تحریک کی الہیات کا مرکز یسوع نہیں بلکہ مختلف تحریکوں کے لوگ ہیں ۔ ۔ جن کو یہ اپنی طرف قائل کر رہے ہیں ۔ ہم نے اس تحریک کا اور خطر ناک پہلو اُس وقت دیکھا جب انہوں نے کہا کہ خدا کا فضل گناہ اور دوزخ کے لیے کافی ہے ۔ فضل کافی ہے خدا کافی نہیں اس طرح یہ ازروئے بائبل کی مسیحیت کو رد کرتے ہیں۔

یہ تحریک صرف دنیاوی علم ، انسانی بڑائی ، مافوق الفطرت عناصر اور بنیاد پرستی کی تحریک ہے ۔ یہ بائبل میں بنیاد پرستی کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھتے ۔ ردِ بائبل قائد تحریک کہتا ہے کہ ہم نئی تعلیم کے ساتھ نئی مسیحیت اور نیا مذہب ایجاد کر رہے ہیں ۔

53۔خدا کو سُننے کے لیے انتہا درجہ کی بحث و مباحثہ

اس سطح پر ہم اس تحریک سے صرف ایک سوال پوچھتے ہیں کہ انسانی نجات کی عظمت کس چیز پر منحصر ہے ۔ بے شک تمام چیزوں پر جو خدانے انسان کے لیے پیدا کیں ۔ اس تحریک کا جواب ہے کہ وہ تمام جس پر ہم بحث و مباحثہ کرتے ہیں ۔ ان کی ویب سائیٹ بھی کہتی ہے کہ اہم وہ ہے جو ہم سوچتے ہیں ۔

سچائی وہ نہیں جو پہلے بتائی جا چکی ہے ۔ سچائی وہ ہے جو ہم تشکیل دے رہے ہیں اور پھیلا رہے ہیں ۔

اس تحریک کو بدعتی اور گمراہ کن تعلیم پھیلانے کی بجائے اُس یسوع کے قدموں میں آکر بیٹھ جانا چاہیے جو ساری کائنات کا معلم ، نجات دہندہ اور خدا ہے ۔ جس نے ساری چیزیں انسان کے لیے پیدا کیں اور جو سب کا انصاف کر نے والا ہے اور جو اس دنیا کی عدالت کے لیے آئے گا ۔

یہ تحریک بائبل کی حقیقی تعلیم سے اس لیے روپوش ہیں کیونکہ بائبل ان کے اس خود غرضانہ رویے کو چیلنج کرتی ہے ۔ انکو غلط قرار دیتی ہے ۔ یہ تحریک خدا کو دوبارہ خدا اور اس کائنات کو دوبارہ کائنات بنانے میں سرگرم ہیں ۔ اور یہی اُنکا وہ عمل ہے جسے وہ خوشخبری کہتے ہیں ۔

۵۳۔رُوب بیل (آج کی مسیحیت) یکم نومبر 2004دیکھیے ۔

مارک سکینڈرتی (اس تحریک کا ترجمان) ایک روحانی معلم اور ریل میگانی نامی تنظیم (تنظیم اِن سین فرانسیسکو) کا مرکزی ڈائریکٹر ہے ۔ وہ ایک پروگرام چلار ہے جس کا نام (جنیرز ڈوجو) ڈوجو ایک جاپانی اصطلاح ہے جس کا مطلب (راہ میں جگہ) ہے یہ تصور شینٹو ازم اور زین بدھ ازم کے روحانی دھیان و گیان میں پایا جاتا ہے ۔ گروئنگ پین کتاب کے باب میں وہ اس تحریک کے منشور کو مختصر بیان کرتے ہوئے کہتا ہے ۔

۱۔معاشرتی زندگی میں گہری دلچسپی اور روحانی مشقیں۔

۲۔معاشرتی ، الہیاتی اور قائدانہ و سائل کا استعمال تاکہ شخصی اور اجتماعی شراکت مضبوط ہو۔

۳۔یسوع مسیح کی انجیل کے مطابق معاشرتی ترقی ، کرہِ ارض کی حفاظت ، عالمی انصاف اور تحفظ کو فروغ دینا۔

۴۔ان مقاصد کی تجدید کے لیے تاریخی، مسیحی اور کیتھولک غور و خوض کی روحانی مشقیں کرنا۔

۵۔ تخلیقی الہیات ، انسانیت ، زمین ، کلچرز ، معدنیات

۶۔خدا کے ایسے تخلیق کردہ انعامات ہیں‌کہ اُن سے لطف اندوز ہونا چاہیے ۔

۷۔فن و لطیفہ کی ایجاد، آرٹ کی تخلیق اور اُنکی نمائش۔

۸۔طرز زندگی اور مضبوط اکنامکس 54

سکینڈرتی اور اُسکے ساتھیوں کے نزدیک یہ نجات نہیں بلکہ خوشخبری ہے ۔

بائبل جواب دیتی ہے :

ایکایماندار کے مقابل لوگوں کو اس تحریک اور اس کے قائدین کی فطرت کو سمجھنا چاہیے ۔ ایمانداروں کے لیے کڑی آزمائش یسوع مسیح کے ساتھ پیوست ہونا ہے ۔ جس نے کہا کہ حق میں ہوں ۔

وہ پتھر جو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا پتھر ٹھہرا ۔ یسوع قیمتی پتھر ہے اور جو اُس پر ایمان نہ لائے گا شرمندہ ہوگا۔ کیونکہ جھوٹوں اور منکروں کے لیے وہ ٹھوکر اور شرمندگی کی چٹان ہے ۔

اُن کے لیے شرمندگی اس لیے ہے کہ وہ خدا کے کلام کے منکر ہوئے لیکن تم چنی ہوئی نسل اور شاہی کہانت اور مقدس قوم اور میراث کی اُمت ہو ۔ تاکہ تم اُسکی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنے عجیب نور میں بُلایا ۔ تم پہلے کوئی اُمت نہ تھے مگر اب خدا کی اُمت ہو پہلے تم پر اُمت رحمت نہیں ہوئ تھی مگر اب تم پر رحمت ہوئی ہے ۔ (۱پطرس 10-9-2)اور یہ بھی کہا گیا ے کہ (وہ تمہارے واسطے جو ایمان لا تے ہو عزت کا باعث ہے مگر جو ایمان نہیں لاتے اُنکے لیے ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان ہوا۔ (۱پطرس 7-2)

1760کی رہائی میں مارٹن لوئیڈ جونز سن کلیسیائی تحریک کے خلاف تھا ۔ اُس کے الفاظ اُن لوگوں کے لیے بھی خطرے کی گھنٹی ہے جو خدا کے پاک کلام کو بھی سچا کہتے ہیں اور دوسری طرف اس تحریک کے ساتھ بھی ہیں اور کہتے ہیں کہ اس تحریک کے مثبت پہلو مشن کے لی فائدہ مند ہیں ۔

کم از کم ایک ایسی جگہ یا ایسا پلیٹ فارم ضرور ہونا چاہیے جہاں ساری کلیسیائیں باہم اکٹھی ہو کر بیٹھیں اور اُن مسائل کو زیر گفتگولائیں جو پریشان ، شک اور بنیاد پرستی کا باعث ہیں ۔ لیکن یہ تحریک جو شک و شبہات اور بنیاد پرست ہے ۔

54-مارک سکینڈرتی بڑھتی ہوئی دردیں **(گروئنگ پینز) (زرخیزہ اور عمدہ بننے کا عمل**)34

یہ خیالات سکینڈرتی نے اپنی کتاب میں دئیے -22

یہ تحریک یا کلیسیا کی مثال ایک ہائی سکول میں پڑھتے ہوئے بچے کی طرح اور سیکس کی طرح ہے جو سیکس کے متعلق دیکھتا یا پڑھتا ہے لیکن کرتا نہیں ۔ اسی طرح لوگ اس تحریک کو دیکھتے یا اس کے متعلق پڑھتے ضرور ہیں لیکن اس کی پیروی نہیں کرتے ۔ اور جو پیروی کرتےہیں وہ دوزخی اور عذابی ہیں ۔

گفتگو یا بات چیت بھائیوں کے درمیان ہی ہوتی ہے تاکہ وہ اکٹھے بیٹھ کر اُن باتوں کو حل کرنے کی کوشش کریں جو ایک دوسرے کے لیے قابلِ اعتراض ہیں ۔ ہر کوئی ایک دوسرے کی رائے کو سُنے اور قبول کرئے تاکہ مسائل کا کوئی حل نکل سکے ۔ کیا ہی عمدہ بات ہے اگر بھائی باہم مل کر بیٹھیں ۔ لیکن یہ تحریک بھائیوں کی باہمی شراکت اور رفاقت کے بھی منافی ہے ۔

ابتدائی اور بنیاد پرست معاملوں پر بات چیت ، ڈائیلاگ اور تبادلہ خیال کرنےسے پیشتر معاہدہ ہونا چاہیے ۔ اگر جیومیٹری میں اصولوں کو اپنا یا نہ جائے تو سوال حل نہیں ہو سکتا بالکل اسی طرح اگر منتخب کردہ تجاویز اور ہدایات کو کوئی نہیں اپناتا تو زیر بحث موضوع یا مسئلہ کو حل نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر صرف بحث و مباحثہ کرنا ہے تو یہ صدیوں سے چلتا آرہا ہے اور ابھی تک کوئی حل ہیں نکلتا ۔ بھائیوں کے درمیان بحث نہیں گفتگو ہوتی ہے مسائل الجھائے نہیں سلجھائے جاتے ہیں ۔ ایک دوبار نصیحت کر کے بدعتی آدمی سے کنارہ کر (طیطس 10-3)

جن کو یسوع مسیح میں سچائی کو قبول کرنے اور توبہ کرنے کی ضرورت ہے اور و ہ نہیں کرتے تو اُنکو بے ایمان اور کافر قرار دیا جائے ۔ تاکہ دوسروں کے لیے گواہی ہو کہ یہ وہ ہیں جو سچائی کے منکر ہے کیونکہ سچائی یسوع ہے اور ایسے لوگ سچائی کی راہ میں رکاوٹ کے سوا کچھ نہیں ۔ اور کہ تو یہ بچپن ہی سے اُن پاک نوشتوں سے واقف ہے جو تجھے اُس ایمان کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے نجات پانے کے لیے دانائی بخش سکتے ہیں ۔ (۲تیموتاوس 3-15)اسی طرح اُن لوگوں سے بات چیت کرنا جن کو معلوم ہی نہیں کہ مسیحیت درحقیقت ہے کیا ؟ فضول ہے ۔ اور یہی وہ ہے جو عصر حاضر کے لیے ایمانی شعور پر پریشانیوں اور شک کی وجہ بنتے ہیں ۔

55۔اے مسیحیو! مت ڈرو اور پریشان نہ ہو و۔ کیونکہ مسیح کے سچے دین اور کلیسیا میں اس تحریک کے لیے کوئی جگہ مسیح کے سچے دین اور کلیسیا میں اس تحریک کے لیے کوئی جگہ نہیں ۔**(کشادہ ذہین راسخ الااعتقادی)**

اس لیے رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ تم اُن نبیوں کی باتیں نہ سنو جوتمہارے لیے نبوت کرتے ہیں اور تمہیں دھوکہ دیتے ہیں ۔ وہ خدا وند کے منہ کی بات نہیں پر اپنے دل کے تصور کی بات کرتے ہیں ۔ وہ میری توہین کرنے والوں سے ہر وقت کہتے ہیں کہ خدا وند نے فرمایا ہے تمہاری سلامتی ہو گی اور وہ اپنے دل کی ضد پر چلنے والے ہر ایک سے کتہے ہیں کہ تجھ پر کوئی آفت نہ آئے گی ۔

میں نے اُن نبیوں کو نہیں بھیجا ۔ تو بھی وہ دوڑتے ہیں ۔ میں نے ان سے کلام نہیں کیا ۔تو بھی وہ نبوت کرتے ہیں ۔ پر اگر وہ میری مجلس میں کھڑے ہوتے تو وہ میری اُمت کو میرا کلام سناتے اور وہ اپنی بُری راہ سے اور اپنے اعمال کی برائی سے باز آتے ۔ (ارمیاہ 22-17،21-16-23)

کتاب کی پیشکش

او پی سی میں روحانی مسائل اور مسیحیت اور نیو لبرل ازم (ڈاکٹر ایلبٹ) کی $)اور ($10) تصانیف ہیں انکو حاصل کر نے کے لیے (19.95

پوسٹ کے لیے ادا کریں ۔ آپ چیک یا نقد رقم اس پتے پر بھیج سکتے ہیں ۔

ٹرنیٹی فاونڈیشن ، پی او بکس 68،یونیسکو، ٹی این 37692منگوانے کی تاریخ 31مئی 2010تک ہے ۔

دونوں کتابیں **(مسیحیت اور نیو لبرل ازم) اور (منکر فرقے)**(19.95 ڈالر)ادا کریں اور حاصل کریں ۔

یہ آرتھو ڈکس پر یسبٹرین چرچ پر گہرا مطالعہ اور تحقیقی رپورٹ ہے ۔

ڈاکٹر ایلیٹ سے بھی آپ ان کتابوں کو (8.95ڈالر) میں حاصل کر سکتے ہیں ۔ لیکن اس کے ساتھ آپکو پوسٹ کے لیے 15ڈالر) ادا کرنا ہونگے ۔ منگوانے کا پتہ :

ٹرنیٹی فاونڈیشن ، پی او بکس 68،یونیسکو، ٹی این 37692منگوانے کی تاریخ 31مئی 2010تک ہے ۔
۵۵۔ڈی ماٹن جونز ۔ مسیحیت کے اتحاد کی بنیادیں ، یہ اُنکے مختلف مقاموں پر خطا بات کا مجموعہ ہے ، 1977-1942)
بینر آف ٹرتہ ٹرسٹ 1989)163-162
اس تحریک یا نورانی کلیسیا کے متعلق مزید جاننے کے لیے دیکھیے ۔
http/www.youtube.com/watch?v=of 19h1ZajLs.
جاننے کے لیے ایک اور ویب سائیٹ ہے
http/www.youtube.com/v.of 19hiZajLs